تواریخ دَیئے گوم آلو

به نسبت

جناب بابا بدرالدین ریشیؒ

زیارتِ جناب بدرُالدّین ریشیؒ پیٹھ دیالہ گام

کوئی اندازکر سکتا ہے کہ اس کے زورِ بازو کا　　نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(اقبالؒ)

بسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیم

تواریخ دَیئے گوم آلو

(بہ نسبت)

جناب بابا بدرالدین ریشیؒ

خلیفۂ نورالدین نورانیؒ

وجہ تسمیہ

پیٹھ دیالہ گام، تحصیل و ضلع اسلام آباد اننت ناگ کشمیر

قبل از دَور

۷۴۲ ہجری - تا - صفر المظفر ۱۴۲۵ ہجری

بہ تحقیق جواں سال اوقاف کمیٹی دیالہ گام

مصنف: جی۔ ایم۔ رجیدہ (سلطانی)

PRE-HISTORY OF DEY GOOM AALW

with Reference to

Jinab Baba Budhr-ud-Din Reshi

Peth Dialgam Teh. Distt. Islamabad (Anantnag)

Before the period 742 Hijri upto 1425 Hijri

Investigated by : Youth Auqaf Committee Dialgam 2003 AD

with the Zest of :

Ex-Head Master Girls High School Dialgam

Gh. Mohd. Wagay (Rajeedh)

زیارت جناب بدرُالدین ریشیؒ

پھیٹہ دیالہ گام ''ڈئیے آلو گوم''

''ڈَیئے گوم آلوٗ''

Appreciated by :

۱ر لیاقت احمد بٹ

۲ر سُنیل رازدان

۳ر تجزیہ تحریر

ظریف احمد ظریف وڈاکٹر مجروح رشید سرینگر

طباعت از :

ہدیہ : ایک سوروپے

ترتیب عنوانات باشخصیات

۱/		رجیدہ غلام محمد بدست لیاقت احمد بٹ سرینگر
۲/	ترتیب	ظریف احمد ظریف سرینگر
۳/	پنج گام دراشعار	رجیدہ جی۔ایم۔وگے
۴/	تصدیق ازاوقاف	غلام رسول وانی صدر مرکزی اوقاف دیالگام
۵/	مصنف اور تواریخ میری نظر میں	الحاج غلام نبی بیگ
۶/	مزارات پر حاضری	مولوی نثار احمد اقبال کالونی پیٹھ دیالہ گام
۷/	نوشت کیماء	غلام رسول وانی ولد حاجی غلام احمد وانی
۸/	صحیح اعتقاد	ماسٹر محمد مقبول راتھر غوثیہ کالونی
۹/	دیے گوم آلو عقیدہ داران	غلام رسول وانی، بشیر احمد وانی، عبدالرحمان ڈار
۱۰/	جائزہ بانی بستی دیالہ گام	غلام حسن ریشی ریٹائرڈ ڈسکین آفیسر زراعی
۱۱/	اجراء تواریخ ایک تحفہ	نثار احمد لون زریعہ مسلی نئی بستی
۱۲/	شرک سے بچئے	الحاج غلام نبی راتھر۔سابقہ امام مسجد کالونی
۱۳/	بجز وسالت کچھ نہیں	مولانا نثار احمد رضوی
۱۴/	بوزفریادیاریشی"	غلام حسن ریشی ولد محمد اکبر ریشی
۱۵/	مصنف ھذا	محترم جی۔ایم۔وگے رجیدہ سابق ہیڈ ماسٹر
	مطالعاتی تجزیہ	محترم غلام نبی پرے، سابق پرنسپل
	آغاز تعمیر جدید از سال ۲۰۰۳ء	بذریعہ اوقاف جوانانِ دیہہ
	سنگ اول برائے تعمیر جدید	بدست رجیدہ جی۔ایم۔وگے بمعاون محترم
	بتاریخ ۱۲/مارچ ۲۰۰۴ء	عبدالغنی میر ہمسایہ زیارت، مجلس رعائیہ بزبان
		امام مسجد زیارت محترم عبدالاحد شاہ

بعد سنگ بنیاد و نقیہ زیارت از اوقاف نو زیر صدارت غلام رسول وانی

نصب کردن پرینگ و	بدست معمار عبدالعزیز نجار ساکنہ سرنل ہدیہ پرینگ
سند زیارت بعدے سو برس	تحفہ از بشیر احمد وگے اقبال کالونی پیٹھ دیالہ گام
از محکمہ آثار قدیمہ وکنندہ کرد	بہم از پیر محمد اشرف ولد اسد اللہ پیر (پیرہ پورہ)
کنندہ بر سنگ مرمر ۴×۵	عطیہ سنگ مرمر وکنندہ از محترم فقیر نادم غلام محمد وگے
ایستادہ زیر پاء ریشیؒ	سند مترجم از فارسی در زبان اُردو

بزرگان معتقدان در بستی ھذا جن سے حالات بدھ ریشی حاصل کی گئی۔ جو اُن تک سینہ بہ سینہ اور تواریخ کشمیر سے تحریر و تقریر میں دے دی گئیں :

۱/ محترم عبدالغنی میر عمر ۹۲ رسال، ۲/ عبدالاحد شاہ حاجی امام مسجد زیارت ۸۰ سالہ ۳/ حاجی غلام نبی بیگ عمر ۷۵ رسال ۴/ مرحوم فتاح وگے ۶۰ سالہ ۵/ غلام احمد لون ژیرون عمر ۸۳ سالہ ۶/ غلام حسن ریشی آگاہی تعمیر ہائے ماضی حاجی غلام محی الدین وانی۔ خانپورہ

دنیائے ریشیت

طلوع اسلام کے بعد قرآن وسنت کے بحوالہ جو اصطلاحی نام کہیں اس کے مطابق نہیں جڑ پائے یا کہیں مستند تحریر میں نہیں آئے۔ انہیں عموماً بدعت یا مشرکانہ فعل قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً الفاظ تصوف، فقیر، ریشی وغیرہ حالانکہ تصوف کی جڑیں اصحاب صُفہ سے ماخوذ ہیں اور فقر بہ زبان پُر نور رسالت مآب صلعم فرمان ہے۔ الفقر فخری والفقرِ منی، گو کہ اس عمل فقر کو اس پیمانہ سے جانچنے کی رسائی عنقاء رہی۔ اور فقر تصوف کے سلسلے میں اِدراک کیا جاتا رہا۔ اس طرح لفظ ریشی اسلامی دِستور میں کہیں سُراغ نہیں پاتا۔ ممکناً ایسے مرتبہ کے لوگ کہیں موجود ہوں گے۔ جن کے اِتباع میں عرب وعجم ایسے پسندیدہ ملتے ہوں گے۔

اس ریاست سے باہر ہندوستان کے آزرستان میں بحکم رُب اور بہ ارشادِ سرورِ نازنین ﷺ جناب خواجہ محی الدین چشتیؒ وارِدِ ہند ہو کر ہِند النبی کے درجہ پائے اور جہاد اکبر کے اسلحہ باطنی سے نور اسلام کی فیض افشانی کی دیر بعد اس خود مختار ریاست میں جناب امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ ہمدان سے آکر یہاں کے کفری ظلمت کوہ کو توڑ کر اس سرزمین کو اسلامی نور

سے جگایا یہاں کے دین حنف میں یہ اصطلاحیں اس طرح وجود میں آئیں
گویا کہ دین اصل میں ان کے عملیات کے بغیر کوئی پکا مسلمان نہیں سمجھا
جاسکتا۔ اس طرح ان کی جڑیں پھلتی پھولتی رہیں اور ہر طرف جہادِ اکبر نے
ہی سبقت لی۔ دستور دین کی خلافتی آشنائی اس صدی تک کہیں افشاء نہیں
ہو پائی۔ غلامی کے زنجیروں اور لاعلمی نے مسلمانوں کو کہیں کہیں زبان قرانی
تلاوت تک ہی محدود کیا۔ اس سے بھی کون منکر ہوسکتا کہ اس وادی کو
پورے برصغیر میں صنم پرستی اور تپسیا کے لئے خصوصی اہمیت حاصل رہی تھی۔
پھر یہ عمل یقینی تصوف۔ ریشیت۔ مُنیت وغیرہ کے درجہ کے یوگی اس
سرزمین پہ بکثرت موجود تھے۔ جو کہا جاوے ان کی روحی طاقت ''اوم'' یا اللہ
سے حاصل رہی تھی۔ اور یہ عمال ہندو دھرم کے بنیادی ترکیبات اور ذرائع
شکتی ثابت رہے ہیں۔ جہاں بڑے بڑے جوگی صنم پرستی کے بدلے
خود پرستی کے جانکار بنے رہے تھے جیسا کہ سوامی وویکانند کا فلسفہ دھرم
ثابت کرتا ہے۔

غرض یہ کہ اس کفرستان کو توڑ کر جناب امیر کبیرؒ ثانی علی باذنِ اللہ
رہے۔ چونکہ عمل تصوف کی پہچان عرب سے ہندوستان میں اسلامی طرز
میں داخل ہوئی تھی جو من عرفہ نفسہٗ فقد عرفہ رُبہ کی حکم تقدیر مسلمان ملی تھی۔ تو
اس وادی میں حضرت علی ثانیؒ کے بعد ترویج اسلام میں بہت عرصہ بعد

جناب نورالدین ؒ آفرید ہوئے۔ کشتواڑ سے غیر مسلم اوگرا سنز کے چھٹے پشت کے اولاد یہاں وارد کشمیر ہوئے تھے۔ ماقبل جناب سید علی ہمدانی ؒ کے سادات بزرگان میں یہاں موجود جناب سید حسن سمنانی ؒ کے عاطفت سے سکر سنز وارد اسلام ہوئے۔ انہیں کے اولاد شیخ سالار الدین بمنکوحہ صدرہ بی بی ساکن موضع کھی کولگام کے بطن سے جناب نُندہ تولد ہوئے۔

جن کی تاریخ پیدائش ۷۷۹ھ اور در عہد زین العابدین بادشاہ کشمیر اس دنیا سے ۸۴۲ھ میں وصل اللہ ہوئے۔ اور اِن کی ہی عہد حکومت میں قلندر ولایت جناب شیخ زین الدین ریشیؒ بہ مقام عشمقام براستہ پہلگام بھی موجود تھے۔ لیکن کس کو معلوم تھا ''نندہ''[1] جنہیں بچپن میں دستِ نظرِ رحمت میر محمد ہمدانی بھی نصیب ہوئی تھی۔ کِسے معلوم کہ یہ ذات اس سرزمین پر سلسلہ ریشیت کا علمبردار ہوگا جنہیں دنیاوی شہد چوسنے کے ساتھ ساتھ لذتِ ابدی کی رہنمائی حاصل رہے۔ ترک سنت ریشیت اور فقر کا پہلا شرط ہے۔ لیکن شیخ نورالدین دو بچوں کے ہوتے ہوئے ترک دنیا کی جدوجہد میں گوشہ نشین اور راہِ جنگل لی۔ پہلے تو باذن اللہ دونوں بچے حوالہ یزداں واپس ہوئے۔ پھر لاشریک باا حمد کی راہ لی۔ بہت مدت بعد جنگلوں سے مُڑ کر مخلوق اِنس میں اشاعت اسلام کی طرف پوری توجہ فرمادی جہاں اس وادی میں صنم پرستی کے عظیم جوگی ابھی موجود تھے۔ جنہیں جہاد اکبر سے

[1] جناب نوندہ ریشیؒ

مناظرہ روحانیت میں تعلیم محمد ﷺ کرانا مطلوب تھا۔

لمحہ فکریہ ہے کہ توحید کے نظر میں ریشی ذات کو کج نظریہ سے دیکھنے والے ادراک کریں۔ کہ یہ لوگ ترکِ لذات میں نفس امارہ سے لڑتے ہوئے فرمانِ رب کے تحت نفسِ مطمئنہ حاصل کرنے میں آخری لمحات چھوڑے۔ آخر یہ کس بشر سے ہوسکتا جو خود رُبّ الکریم کے طاقتِ امرِ ربی نصیب نہ ہو۔ اور انہیں جسدی بشریت میں (Angle) (ملک ذات و صفات سے بڑھ کر مرتبہ حاصل رہا۔ اور یہ ازلی مقبول انتخابِ خدائے لاشریک نہیں تو اور کون سا درجہ دے پاسکے۔

جن اصحاب کو ان کی نزدیکی حاصل ہوئی وہ ریشی کہلائے۔ کرشمہ خداوندی کے مخلوق حیات وحدانیت کے سرچشمے ولی کامل بنے۔ اور ان سے کفرستان میں رہ پائے صنم پرستوں کو وارِدِ اسلام کرنا آسان بات نہ تھی اور ان کی عقائدہ روحانیت بذریعہ جہادِ اکبر اندازہ لگانا معمولی معاملہ سخن گوئی نہیں ہوسکتی۔

افسوس تو یہ ہے کہ ان سارے اصطلاحات کے نچوڑ کو اعتقاد کے نام سے پکارا جاتا ہے جو تب سے اب تک جاری ہے یا سیاسی جوتشی اس کو کشمیریت کا نام دیتے ہیں۔ پھر توحیدی مسالک کے گروہ بندیوں میں مسلمان کے ایک دوسرے پر تلوار زن بنے ہیں۔ جس سے اتحاد مسلمان جڑ

نہیں پا سکتا ہے غیر مسلموں سے طعنہ زن نہیں تو اور کیا۔ سامراج کی طوق مغربیت ہماری لگام نہ بنے تو اِن کا کیا قصور۔ علمدار کشمیرؒ ریشیت کے بانی ہوئے اور اس وقت سے محوِ ترویج اسلام رہے۔ ان کی موجودگی اس سرزمین پر کہاں نہ ملتی ہے۔ اور انہیں کے طاقت روحانیت سے اس گاؤں کے مست برہمن جوگی بُدھ سنگھ داخل کلمہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** ہوئے۔ اسی طرح موضع مٹن عیش مقام کے بڑے شکتی والے جوگی بُمہ ساد بشرفِ اسلام ہو کر بابا بام الدین ہو گئے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ قصبہ اسلام آباد میں غیر معروف خانہ آہنگر زادہ ساکنہ دانتر بہ توصیف بابا حیدر ریشیؒ کے نام سے مسلمانوں کی آماجگاہ بنی ہے۔ خود ترکِ لذات ہو گئے لیکن کسی کو پرہیز کرنا نہیں فرماتے۔ اگرچہ ان کی اطاعت احترام میں اپنی نزدیکی بسوئے یزداں بحکم قرآن نفسِ امارہ کے جہاد سے ہے۔ تو اسی اطاعت محبان اولیاء اللہ سے خوشنودی رُب حاصل ہو جاتا ہے۔

ذرا ریشیان کشمیر کے اک سبق ہدایت میں ایک حرف سمجھئے۔ ملت کے دین نور اسلام از رحمۃ للعالمین کی پہچان میں دست بدُعا ہو جائیں کہ انقلاب تیرے پاس ہے اے خدائے لاشریک ہمیں وہی سکھادے جو دستور محمد صلعم کو زیبائے مت اُجاڑ تعمیر علامات شہید الزماں یہ دو فانی کے تواریخ ساز ہیں۔ اے موحد۔

رجیدہ

پنج گام دراشعار

بہ ارشاد نوننده ریشی شیخ نورالدینؒ

مشرف ہوا ہے بُدھ سے تب بدرالدینؒ

پنج گام تھا نام زِ ایں گل مکین

دےئ گوم آلو خود پکارے بدرالدین

دیالہ گام بنا پنج ریشی سے مذین

نیک ریشی۔میتھ ریشی شُد عبادت گذین

صدرہ موجی کج موجی گواہان دین متین

گل نوازہ زیرِدامن کج موج جنت بریں

اے قادر گل ما بندۂ بے بس دِلحزیں

01-05-2004

With reference to the GRAVE Stone of Late Noorula Sheikh (Batpora) in the ear of 824 AD when Muslims used ti live in the Ancient Penjgam (Penzpora) they were Re-assembled by the five Reshies lead by Jinabi Budh-ri-Din Reshi after accepted Qelima-Taieb.

Accepted by the Sheikh Noorid-Din to Budh Jogi before the period of 742 Hijri Now as writen carved on the Marble Stone in front of Ziyarati Budh-Reshi. Among five Reshies Neikh Reshi-Meet Reshi, Sudh Reshi Brad Moji "Kej Moji".

Gul Newaza in the feet Kejmoji, Shah Newaza in Heaven.

مرکزی اوقاف

عملِ نادر تحفہ برائے باشندگان علاقہ دیالہ گام

اجرا در سال ۲۰۰۶ء

بہت کاوشوں کے بعد یہ تواریخ مکمل ہوئی ہے۔ صدر اوقاف سے مصنف کو اس قومی کام کے لئے کوئی مالی امداد نہیں دے پایا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ اِسے چھپوائیں اور اوقاف یہاں کے ہر بچہ تک اس کو پہنچائیں اس کی کل عبارت میں کوئی ذاتی اشتہار یا قابل اعتراض بات نہیں۔ اس لئے اوقاف اسے چھپوانے کی موزونیت میں اجازت دیتا ہے۔

مرکزی صدر اوقاف دیالہ گام

(کی مہر ثبت ہوئی ہے)

نوٹ: معقولاتِ دین سے متعلق برداشت و تحمل میں یکجا ہونے کی آرزو ہو کسی اختلاف کو پھولنے کی اجازتِ دین نہیں ہو سکتی۔

صدر اوقاف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریر مصنف میری نظر میں

جناب عزیز محترم رجیدہ صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ایک غریب گھرانے سے پیدا ہوئے۔بچپن سے ہی انہوں نے خلوت نشینی اختیار کی۔بچپن سے ہی شرارتوں سے ہمیشہ دور رہے ہیں۔تعلیم کے میدان میں خاموشی سے .M.A پاس کیا۔کوئی اس کو نہیں جانتا تھا۔عوام سے ہمیشہ دور رہے ہیں۔صرف اکثر بیشتر بزرگان صالحین کی مجالس میں جاتا تھا۔اور حق کی تلاش میں پیر اسد اللہ صاحب، رحیم صاحب بندوار و مابعد سلطان صاحب بدسگامی کی قدم بوسی کے لئے حاضر رہتا تھا۔یہ لگن اس کے دل میں بچپن سے تھی۔اور آج یہ مرتبہ اس کو حاصل ہوا۔آج ہر کوئی اِن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

جناب محترم رجیدہ صاحب نے جو یہ تاریخ مرتب کی ہے اس کی بہت ضرورت تھی۔دیالہ گام ایک مشہور گاؤں ہے۔لیکن اس کے ماضی کے حالات سے کوئی واقف نہ تھا۔یہ ایک اہم ضرورت تھی۔دیالہ گام میں بہت عالم وفاضل ڈاکٹر، انجینئر، علماء، وکلاء اور بزرگ پیدا ہوئے ہیں۔لیکن کسی

نے بھی اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے اس رجیدہ صاحب کو توفیق بخشی کہ انہوں نے محنت و مشقت و جستجو کر کے تاریخ دیالہ گام رقم فرمائی واقعی یہ ایک نادر تحفہ ہے جس کی سخت ضرورت تھی۔ ماضی سے ہی سبق حاصل کر کے مستقبل کو تعمیر کیا جا سکتا ہے۔

میں دل کی گہرائیوں سے جناب رجیدہ صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ فریضہ انجام دیا۔ آنے والے نسلوں کے لئے یہ مشعل راہ ثابت ہوگا۔

مجھ ناچیز میں یہ جسارت نہیں کہ میں اس میں کچھ تنقید تحریر کروں۔
میری بھی التجاً ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔ طالب دعا

غلام نبی بیگ خادم جامع مسجد دیالہ گام

ساتھ ہی من جملہ عہدیدارانِ مرکزی اوقاف کمیٹی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آپ کو یہ کٹھن کام انجام دینے کے لئے آمادہ کیا گیا ہے۔ شکریہ!

غلام نبی بیگ دیالہ گام

مزارات پر حاضری کا طریقہ
ایک نظر میں

الحمدُ للّٰہِ رب العالمین والصلوٰۃ والسلامُ عَلی مَن کان

نبیّاً و آدم بَین الماءِ والطین خاتمِ المبین قائدِالغرِالمجلین

و سیلَیتنا فیالدارین اِلیَ اللّٰہِ ربِ العٰلمین

سیدِنا و مولانا محمدٍ و آلہٖ الطیبین و اصحابہٖ الطاھرین

از: اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلی قُدس سرہٗ

یآ اَیھَاالذین آمنُوااتقُوااللّٰہ وابتغُو الیہِ الوسیلَۃ (الآیۃ)

''اے ایمان والو ! اللہ تعالیٰ سے ڈرواور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اعمال کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کا وسیلہ ڈھونڈھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اعمال تو واتقوا اللہ میں آگئے اور اس کے بعد وسیلہ کا حکم فرمایا معلوم ہوا کہ یہ وسیلہ اعمال کے علاوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ان کی ذات ان کا نام۔ ان کے تبرکات مخلوق کا وسیلہ ہیں۔ اس کا ثبوت قرآنی آیت، احادیث نبویہ، اقوال بزرگان، اجمال امت اور دلائل عقیلہ بلکہ خود مخالفین کے اقوال سے ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ قرآن شریف کے سورہ نساء پ ۵ ع ٦ میں۔ اگر یہ لوگ اپنی

جانوں پر ظلم کر کے آپ کے آستانہ پر آجاویں اور معافی چاہیں اور آپ بھی رسول اللہ ﷺ ان کی سفارش کریں تو بیشک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربانی پائیں گے۔ اس آیۃ کریمہ سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مجرم کے لئے ہر وقت تا قیامت وسیلہ مغفرت ہیں۔ ظلمُو میں کوئی قید نہیں اور اذیانِ عام ہے۔ یعنی کہ ہر قسم کے مجرم ہمیشہ آپ کے پاس حاضر ہو۔ لہٰذا مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں پائنتی کی طرف سے جائے۔ اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پُر مواجیہ میں کھڑا ہو۔ اور متوسط آواز باادب سلام عرض کرے السّلام علیک یا سیدی ورحمۃُ اللہ و برکاتہٗ۔ پھر درود شریف تین بار الحمد شریف بھی پڑھ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے۔ پھر اس طرح سلام کر کے واپس آئے۔ جس پُر آشوب دور سے ہم گزر رہے ہیں یہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی فتنوں اور آفتوں کا زمانہ ہے۔ آج بھی وہ خوش نصیب ہیں جن کے موجودہ تذبذبی ہواؤں سے بچ پائے۔

بے دینی اور مغفرت کی ایسی تیز آندھیاں ہر سو نج رہی ہیں۔ جن سے سادہ لوح مسلمانوں کا عقیدہ اور ایمان خطرے کی حد پہنچ پاتا ہے۔ اگرچہ ماضی میں مختلف طریقوں کے گردہ بندیاں ہوتی رہی تھیں۔ لیکن اس دور مادیت میں جتنی نفسیائی عقلی اور اَنا کی بیماریوں نے جڑ پکڑے ہیں۔ وہ اس دور کے ماقبل مسلمانوں میں شائد ہی جنم پا گئی ہوں۔ آج ہر بے عمل نا

تجربہ زندگی خطرہ دین ظاہر ہو رہا ہے۔ اور عملی حدود کے تفاسیر کھدوار ہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں عاجز و نادم اور عالم بندگان کے حق میں واہی تباہی تک آتے ہیں۔

دیوبندی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب شمیم الطیب (ترجمہ شمیم الحبیب) میں یوں تحریر فرماتے ہیں :

دستگیری کیجئے میرے نبیؐ
کشمکش میں ہوں تم ہی میرے ولی
خبر تمہارے ہیں کہاں میری پناہ
فوج کلف مجھ پر آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف
اے میرے مولا خبر لیجئے میری

تحریری قلم از

مولانا نثار احمد رضوی اقبال کالونی پیٹھ دیالہ گام اسلام آباد کشمیر فاضل جامعہ نسیمیہ مُرادآباد دیوانہ بازار (یوپی) انڈیا۔

بحوالہ

ا۔ القرآن پارہ ۲۔ سورہ نساء فتاویٰ رضویہ جلد کے عبادت چہارم کا مفہوم

نوشت کیمیاء

محترم رجیدہ صاحب !

السلام علیکم

اس حقیقت پر پورا بھروسہ ہے۔ کہ راوی لوگ جنہوں نے اپنے اور حب ریشی میں اپنے سے ماقبل ادوار کے بزرگان سے چُنا اور جس قدر سُن کے اپنے ہی سینوں میں چُھپا کے رکھدیا تھا۔ آپ کے اور جوانانِ اوقاف کے تحریک تجدید تعمیر زیارت میں عشق اولیاء اللہ کے ناطے تواریخی شکل دے دی۔ شکر رب اپنے ماضی کی آگاہی حاصل ہونے میں اور اس سے مستند کیا جاسکتا کہ اکثر کرامات کے واقع ہونے میں وہ لوگ تا حال ۲۰۰۳ء تک اور اب بھی اس قید حیات میں موجود ہیں۔ یہ تواریخی کارنامہ حد درجہ قابلِ ستائش ہے۔

آپ کا خیر اندیش

غلام رسول وانی ولد مرحوم ماسٹر حاجی غلام احمد وانی

ساکنہ حال ''اقبال کالونی دیالہ گام''

۱۷ر دسمبر ۲۰۰۵ء

صحیح اعتقاد

محترم رجیدہ صاحب

السلام علیکم

یہ کتاب علاقہ میں تواریخ دیالہ گام پر مبنی ہے۔روحانی قدروں پر زیادہ مامور ہے۔کس طرح اس گاؤں کا نام پڑا۔اس کا حدود اربعہ۔پُرانی تواریخ اہم مقامات کی نشاندہی۔اہم شخصیتوں کا کردار بابا بدرالدین ریشی کا خاندان کا یہاں آنا اور ان کا شرف بہ اسلام ہونا اُن کے روحانی۔کرامات اور ان کے پیر و مرشد حضرت شیخ العالم نورالدین کا وارد علاقہ ہونا۔ان کے روحانی کمالات۔ایسے معاملات عام شخص کیا ایک بڑا عالم بھی نہیں کرسکتا۔کیوں ایسے کام کرنا موجود انسان کو دردسر لگتا ہے۔بلکہ ذاتی کاموں کو وہ لوگ ترجیح دے کر ایسے تصانیف کو تنقید کے دہانے پر لاکر خود کو توحیدی کہنے لگتے ہیں۔خود ان کو پتہ نہیں توحید کس چیز کا نام ہے۔اور کس طرح رضائے الٰہی حاصل ہوجائے۔میرے خیال میں اگر ایسے لوگوں کو توحید کے اس سوچ کو قیامت تک اپنائیں۔کہاں ان کو مغفرت حاصل ہوجائے۔ایسے لوگوں میں کچھ قاری حافظ وغیرہ تو ہیں۔قرآن کا ہر ایک الفاظ شافی ہے۔

ایسے حافظوں اور قاریوں سے کسی بیمار کو قرآن پڑھے دم یا پھونک مارنے سے بیماری دور ہوجاتی ہے۔نہیں۔نہیں۔ کیونکہ انہیں قرآن شافی ہونے کے شرائط اور شافی ہونے پر بھروسہ نہیں البتہ سائنسی ایجادات پر مکمل بھروسہ ہے۔اُن کا کام منافقانہ رول ادا کرتا ہے۔آپ کو شریعت، طریقت، روحانیت، معرفت پر عاملانہ اعتقاد ہے۔جس کو یہ چار چیزیں منظور نظر ہوں وہ ہمیشہ کامیاب ہوجاتا ہے۔آپ کا منزل بھی یہی ہے۔انشاء اللہ آپ ایسے کارناموں میں ضرور کامیاب ہوجائیں۔ کیونکہ آپ کی یہ تصنیف ذاتی مقصد کو چھوڑ کر سید القوم خادم۔قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔قوم کے بقاء کے لئے آپ کو کوئی ذاتی مفاد نہیں۔آپ کا یہ کام بے لوث اور بے باک ہے۔ ایسے طریقئی اشخاص تو رد خلق بننے سے رُتبہ حاصل ہوتا ہے۔

خدائے ذوالجلال ایسے بندے کے بگڑے کام بنادے۔ساتھ ہی آزمائشوں سے باری تعالیٰ اس کا ایمان روز بروز مضبوط بنادے۔لہٰذا جناب کو صبر واستقلال خودی، متانت لیاقت، خودداری، بردباری، ملنساری، خدمت خلق کا جذبہ رکھ کر فانی دنیا کے ٹھیکیداروں کو ایک طرف چھوڑ کر رضائے الٰہی، رضائے نبی ﷺ کی طرف راغب ودوام فرمادے۔ آمین۔

باقی والسلام

آپ کا خیر خواہ

ریٹائرڈ ماسٹر محمد مقبول، غوثیہ کالونی دیالہ گام

دَے گوم آلَو

ماسٹرغلام رسول وانی صدر اوقاف علاقہ دیالہ گام

یہ کتاب جناب غلام محمد رجیدہ صاحب نے بہت ہی محنت اور لگن کے ساتھ لکھی، میں اس کو پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ جوتواریخ آپ نے پرانے بزرگوں سے لکھی ہے۔ ان کا حوالہ بھی دیا ہے۔ ان کی بناء پر صداقت یہ کارنامہ صدیوں بعد اس گاؤں کے لئے بلکہ محکمہ آثار قدیمہ یہاں کے دین متین کے ساتھ معتقدین کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ جواب تک کسی سے نہ ہوسکا۔ میں آپ کو دِل کی عمیق گہرائیوں سے اس کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اتنی محنت کر کے ایک تواریخی کتاب رائج کرنے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی۔

والسلام

دستخط جی۔آر۔وانی

تاریخ ۲۰/اگست ۲۰۰۵ء

دَئے آلَو گوم

عبدالرحمان ڈار اوقاف ممبر، زیارت شریف

جہاں رجیدہ صاحب نے بہت محنت اور مشقت سے جناب بابا بدرالدین ریشی کے تمام کرامات اور احوال زرین جمع کر کے کتابی صورت دی۔ جناب ریشیؒ کو اپنے کرامات کے ساتھ منظر عام پر لایا۔ اصل میں اس کتاب کے پڑھنے سے لوگوں کے دِلوں میں جناب ریشی کے تئیں خصوصاً نئی نسل کو اور یقینی محبت بڑھے گا۔

یہ کام آج تک یہاں کے اعلیٰ تعلیم یافتوں سے نہیں ہو سکا۔ میں رجیدہ صاحب کو اپنی طرف اور اپنے دوستوں کی طرف مبارکباد دیتا ہوں۔ جس واسطے یہ کام انجام لایا۔

مخلص خادم ریشی

عبدالرحمان ڈار

۱۸ راگست ۲۰۰۵ء

طالب دُعا خیر۔ سارہ بیگم زوجہ محمد اکبر خان ٹھیٹھار بانہال

جائزہ

از غلام حسن ریشی

محترم المکرّم غلام محمد صاحب رجیدہ

السلام علیکم

تحریر کردہ تواریخ دیالہ گام پڑھنے کو ملی مسرت ہوئی۔ یہ کام جو آپ نے ہاتھ میں لیا ہے۔ کارے دارد والا معاملہ ہے۔ مگر اللہ جس کو عنایت کرے تو آسانی بھی۔ حالانکہ اس کے لئے وقت علمی بصارت۔ تواریخ حالات پر نظر اور جستجو کی عشق تقاضا کرتی ہے۔

دیالہ گام کی بد قسمتی رہی ہے کہ ابتدا سے کسی نے اس طرف توجہ نہ دی ہے۔ حالانکہ دیالہ گام کی علمی سیاسی اور سماجی اہمیت کا حاصل رہا ہے۔ مرحوم احمد اللہ پرّے علاقہ میں سرسید کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جس نے اس گاؤں میں مکتبہ کھول کر تعلیمی پھیلاؤ میں اس وقت بیداری کر دی جب اس پورے ضلع میں سکول کا نام تک نہ تھا۔ یہاں کے پیر صاحبان زمانہ سلطان مخدومؒ میں یہاں آکر بس گئے ہیں۔ جو کہ تحریرات بابا داؤد خاکیؒ سے پتہ چلتا ہے۔ تب سے اب تک یہاں ہائر سیکنڈری درجہ کا سکول رواں دواں ہے۔ لیکن کسی نے بھی تواریخ بدرالدین بہ نسبت علاقہ کے متعلق سوچا تک نہیں۔

حقیقتاً یہ زیارت دیالہ گام برکات اور عنایت ہے

کیمیاء پیدا کُن از مشتے گلے۔ بوسہ کُن بر آستان کاملے

آپ نے صدیوں بعد اس گاؤں کا نام زیارت کے طفیل تواریخی طور زندہ کر دیا خدا چاہئے کہ آپ ہر ایک کے لئے حیات بن کر دین و دنیا میں راہ حیات پائیں۔

میں اللہ کے فضل و کرم اور عنایت دوستان خدا کی بنیاد پر جناب غلام محمد صاحب رجیدہ کی محنت بے حد خون پسینہ اور کاوشوں کی بے حد قدر کرتا ہوں۔ کہ اُسے ہمارے بزرگ ولی کامل بابا بدرالدین ریشیؒ کی یہ تواریخ اس کے انتقال جسدی کے بعد ۸ سو سال رقم کی۔ جس کی تواریخ آج تک کسی صاحب ثروت ظاہری یا علم دوست نے توجہ میں نہ لائی۔ حالانکہ یہ یہاں وادی کشمیر کے تواریخ اولیاء اللہ میں مسلمہ کرشمہ ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس سابقہ پنجہ گام اور آج کے دیالہ گام کے لئے اسلامی شعور اور اشاعت نورالدین ولیؒ کی عظمت کا اعترافِ عمل ہے۔

تواریخ شواہد علم و باطن اور تقدس درگاہ کا ہونا لازمی ہے۔ یہ ایک عمل جاریہ ہے۔ جو قیامت تک جاری رہے گی۔

آپ کا نادم طالب توبہ

غلام حسن ریشی ولد محمد اکبر ریشی

ریٹائرڈ سیکشن آفیسر محکمہ زراعت / مارچ ۲۰۰۳ء

(تحفہ)

اجراو تواریخ جناب بدر الدین ریشی

بانی علاقہ دے گوم آلو دیالہ گام

اس سندی تواریخ کی بنیاد اس زیارت کے تعمیر جدید بذریعہ جوانانِ اوقات کے کھوج میں بھیم شدہ از تواریخ میر سعد اللہ شاہ آبادی سے منسلک راہِ صداقت ہوئی۔

اس حقیقت سے کوئی منکر ہو نہیں سکتا کہ اس کام میں جوانانِ دیہہ نے مِن جملہ مصنف تواریخ کی سخاوت عیاں طور مالی و جانی طور مشاہدہ سخن سازی اور تنقید اس زمانہ کے خلائق کی لازمی جبلت بن گئی ہے۔ لیکن دیکھتے ہوئے۔ آسمانی کڑھک کی آزمائشِ رب زیر سایہ اولیاً اللہ بشریت سے پار تیز دھار خنجر سے کم نہیں۔

اس سندی تواریخ دے گوم آلو دیالہ گام کے موجودہ زمانہ تک خصوصاً آج کے اطلاعاتی معاونین کا موجود ہونا۔ شکر رب ہے۔ سات سو برس کے بعد اس صدی تک معلوماتی بزرگان اب نایاب ہور ہے ہیں۔ تو مستقبل میں ان کے عدم موجودگی سے یہ تواریخ ناممکن ہی نہیں بلکہ نابود ہو کر رہ جاتی۔ زمانہ حاضرہ کے عوام کو سنجیدگی سے تصور میں لانے کی ضرورت ہے کہ

کس قدر ہم سبوں کو اپنے بزرگوں کی قدر کرنا لازم اور حکم رب بنتا ہے۔

اللہ ذاتی مادی اغراض کی باریکی کے اَنا سے بچایئے یہ ملت ایک لڑی میں پروکر ہدایت سے بہرہ مند ہوجائے۔ وجود بدرالدین کی خوشنودی حاصل ہوجائے۔ جو عظمت خدائی کے عملی گواہِ سرباطن ہیں۔

مشکور معاونین

نثار احمد ولد حاجی حبیب اللہ لون

طالبِ ایمان۔

(۱) ریٹائرڈ اُستانی ظریفہ بیگم مسلی

اسلام آباد (اننت ناگ)

(۲) فاروقہ اختر

شرک سے بچئے

محترم المکرّم جناب غلام محمد صاحب رجیدہ

السلام علیکم

چونکہ آپ کی تصنیف شدہ تواریخ بہ نسبت حضرت بابا بدرالدینؒ نظر سے گزری۔ بہت مسرت ہوئی۔ اس قدر محسوس ہوئی کہ بیان الفاظ نہیں۔ چونکہ آج تک موجودہ دیالہ گام میں کوئی ایسی شخصیت نظر سے نہیں گزری جس نے تواریخ حضرت بابا بدرالدین ریشیؒ پر طبع آزمائی کی ہو۔ خیر آپ کے اس نیک کام پر ہماری دعائیں ساتھ ساتھ اور خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ آمین

چونکہ آپ نے برگزیدہ ہستی پر جو سنگِ سند دکھائی ہے تعمیرِ نو کے سلسلے میں وہ وہاں تعمیر میں موجود نہیں ہے۔ آپ نے جس انداز میں دکھایا ہے وہ میری نظر میں نہیں ہے۔ دوسری عرض اس طرح ہے کہ توحید کے بارے میں عرض ہے کہ خدائے برتر ہر شے سے برتر ہے اور قادر ہے۔ لہٰذا توحید کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے بغیر کسی کو نہ مانو، نہ مانگو اگر مانگو تو خدا سے مانگو۔ وہی دینے والا ہے اور لینے والا ہے۔ اگر خدا سے دشمنی مول لینی ہو تو اس کو شریک مانو۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ چونکہ ولی خدا کے برگزیدہ بندے

ہوتے ہیں ان کو ہر زمانے میں خدا نے رُتبہ دیا ہے۔ لہٰذا وسیلہ بنا کر خدا
نخواستہ غیر شرعی حرکات سے مُسلم اُمّہ بھٹک نہ جائے اور خدا سے دشمنی نہ
مول لیں۔ چونکہ ایمان اور اعتقاد دو ایسی چیزیں ہیں جو لازم وملزوم ہے
دونوں میں مفاہمت ہے۔ جن کی ایمان توحید پر پختہ ہے وہی اُسی کا اعتقاد
ہے۔ یہ مضبوط ہوتا ہے۔ حضرت ریشیؒ کو خدا نے جو رتبہ دیا ہے، اُس میں
کوئی کمی نہ ہو جائے۔ اگر ہم خدانخواستہ نہ مانیں لہٰذا میری نظر میں تمام
دنیاوی اثاثوں میں اگر زیادہ سب سے عظیم اثاثہ ہے وہ ہے مسجد۔ لہٰذا اگر
بالادستی ہو تعمیر میں یا کسی چیز میں وہ صرف مسجد کا ہو۔

چونکہ زیارتوں سے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنا ایمان پختہ اس قدر
بنالیں تاکہ غیر شرعی بھوت سوار نہ ہو بلکہ نزدیک بھی نہ آئے۔

آخیر پر میں دل کی عمیق گہرائیوں سے آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا
ہوں۔ خدا آپ کو نیک کام میں اپنی معاونت عطا فرمائے۔

آپ کا خیر اندیش

ماسٹر الحاج غلام نبی راتھر ولد مرحوم عبدالغنی راتھر

فروری ۲۰۰۳ء پیٹھ دیالہ گام

مشاہدہ ہوا کہ تواریخ سنگ سند زیارت میں نسب نہیں کی گئی ہے البتہ سال ۲۰۰۵ء اکتوبر میں اسے
سامنے دیوار میں چسپاں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اب درخا کہ تحریر پہلے صفحہ پر موجود ہے۔ 'مصنف'

شرک سے بچئے

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں سے ارادت ہوتو دیکھو ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

الحمدُ للّٰہ و کفٰی و سلام عَلیٰ عبادہ الذین اصطفٰے

سرکار دو عالمؐ نے فرمایا۔ احب العباد الی اللّٰہ لا اتقیا لا اخفیاء

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو پرہیز گار ہوں اور پوشیدہ رہنا پسند کریں۔ (ماخوذ از تاریخ الاولیاء)

خدائے تعالیٰ نے مسلمان کو اس طرح دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ''اے اللہ ہمیں سیدھے راستہ پر چلاؤ۔ اِن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان فرمایا''۔ (۱) اور جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ان کا ذکر پانچویں پارہ میں یوں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ۔ (۲) ان دونوں آیتوں اور حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ انبیائے کرام بزرگانِ دین ہی کا طریقہ سیدھا راستہ ہے۔ لیکن آج ساری دور کے توحید پرست نئی نسل کو ان بزرگان کی تو اریخ کرامات سے آگاہی نہ دیتے ہوئے انہیں ان سے دور کر رہے ہیں۔ خیر میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ

کتاب علاقہ تواریخی دیالہ گام اور کچھ وہاں کے پرانے مشہور بزرگوں کی تعارف میں لکھی گئی خاص کر محبوب سُبحانی ولی خدا بابا بدرالدین علیہ رحمۃ رضوان پر مبنی ہے۔ ان ہی بزرگوں میں سے ہمارے اس علاقہ پیٹھ دیالہ گام اقبال کالونی اسلام آباد کشمیر میں غلام محمد و گے رجیدہ نے کتاب تصنیف کی ہے۔ حضرت نے مدتوں بعد اس علاقہ کا اصلی نام بابا بدرالدینؒ کے طفیل سے تواریخی حوالہ سے زندہ کر دیا۔ حضرت پیر بابا تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں تحریر فرمائیں جوان کی زندگی ہی میں شہرت حاصل کر گئیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان تصانیف میں سے اس وقت عوام کے ہاتھوں میں یہ تصنیف موجود ہے جس کا نام دے آلو بادُ دے آلو گومؔ ہے۔ بہر حال جب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو میرا دل باغ باغ ہوا۔ آخر میں میری دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کے اس تصنیف کو قبول فرمائے اور آپ کے سایۂ عاطفت کو ہم گناہ گار لوگوں کے سروں پر تادیر قائم رکھے اور آپ کے فیوض و برکات سے ہی رہتی دنیا تک مسلمان کو مستفید فرماتا رہے۔ آمین **بِرحمتِکَ یا اَرحمَ الرَّاحمین**

نہ تخت و تاج میں لشکر و سپاہ میں ہے

جو بات مردِ قلندر کی اِک نِگاہ میں ہے

(۱) سورۃ فاتحہ آیت ۶، ۷۔ (۲) سورۃ نساء آیت ۶۹۔

مولینا نثار احمد رضوی پیٹھ دیالہ گام اقبال کالونی اسلام آباد کشمیر، فاضل جامعہ نعیمہ دیوانہ مراد آباد یوپی

مؤرخہ ۱۰ر نومبر ۲۰۰۵ء

بوز فریاد

از غلام حسن ریشی

سایلاہ بردرت دِوان چھس ناد

یاحضٔ بدرالدین بوز فریاد

ساتہٕ ساتہٕ بوزُم داد و بے داد　　　یا حضٔ بدرالدین بوز فریاد

دِل پھۄلراوتَم تھاوتَم شاد

دودمُت جِگر کرتَم شاداب

رأضی روٗزِو أسی گرھَو آباد　　　یا حضٔ بدرالدین بوز فریاد

کشتواڑ روح چون اوس بے قرار

کتہِ کرِ تپسی دِل بیدار

کوہَو پٹھ لاران آو محوِ جہاد　　　یا حضٔ بدرالدین بوز فریاد

پانژھ پور ٹھہرنک آو توہہِ ناد

تپسی کٔری کٔری روح گوٚھہِ آباد

آبس تہٕ نارَس دِوان اوس شراد　　　یا حضٔ بدرالدین بوز فریاد

لۆکھ أسی بیۆن بیۆن رسم پالان

اکھأ کِس پامہٕ دِتھ ریٚژھہِ کھالان

پۆر اَسی بیۆن بیۆن خانہٕ برباد   یا حضٕ بدرالدین بوز فریاد

مائلکن یئوکائلی کٔر عنایت

شیخ آو بر کرم گوٚے ہدایت

کلمہٕ پرناوِتھ دِل گو شاد   یا حضٕ بدرالدین بوز فریاد

ڈٕے گوم آلوس چھےٚ مِنت پوٚر

دیالہٕ گام ماژ تَے نارٕ نِش دوٗر

شیخ کامِلن دیُت نَس اِرشاد   یا حضٕ بدرالدین بوز فریاد

تواریخ کھوبہام لارُن ریکاڈ

نٔیس وُچھ بٔز کَنز یہوے گوٚو ہاڑ

بجہٕ چانہٕ علم عام گام آباد   یا حضٕ بدرالدین بوز فریاد

نوٗرٕچ مشعل تھٔوتھ ارزان

گھ کران اسلاف آیہٕ یوٚت تام

بوٗزِتو سانِٛ داد و بے داد   یا حضٕ بدرالدین بوز فریاد

رجیدن نوٚن کوٚر چون رُت حال

راضی اَسہِ روٗزِتَن ربِ جلال

حسنَسؔ بے کَس کر دِل آباد   یا حضٕ بدرالدین بوز فریاد

از غلام حسن ریشی

بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحِیْم

اللّٰھُمَّ صَلِ عَلےٰ سَیِّدنا مُحَمَّد نبی رحمه

احکم الحاکمین ذاتِ یکتأ قادرِ کُل پروردگار خالقِ مخلوق جس کے عطا کردہ بصارت اور ہاتھ بصورت پنج اللہ کے امداد عطا کردہ دل و دماغ سے اس کے ہی بندے ملک صفات بندے ازل کے انتخاب شدہ۔ اور نورِ وحدانیت کے مِن امر ربی کی جھلک بہرہ مند جسدِ آدم طائر جنت پرواز۔ عرش بریں مخلوق رب العالمین میں وارد آفاق دین متین جناب بُدھ سے بدرالدین (دین کا چراغ) کے متعلق در عہد شیخ نورالدینؒ ۱۳۴۲ء کے اس زمانہ میں تاباں اُبھر کر اولیاء اللہ (خلیفہ نوندہ ریشی) کے صف مومنین میں شامل ہوئے۔ یہ نادر تحفہ تواریخ اس زمانہ کے ہر طبقہ ہائے ملت کو بعد از سخت مشقت اور پہچان عشق کے طور پیش کی جارہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ نومنتخب شدہ اوقاف میں اس دور کے نوجوانوں کو سوچنے کی یہ توفیق ملی جہاں دور جدیدیت کے رہائشی مسکن جھونپڑیوں سے بدل کر شاندار عمارات میں متبدل ہورہے ہیں (بشرط حلال آمدن کے) وہاں اس تعلیم یافتہ ترقی پذیر گاؤں میں اس مسکن کو خام اور بوسیدہ درودیوار میں رہے دنیا ۷۰۰ برسوں کے مومن اولیٰ کامل کے بستی دیالہ گام ہونے کے

ناطے تب سے اب تک کے عوام کے لئے منکر شکرانہ پیش رب کے مترادف ہوگا۔ پھر جس شخصیت کے صحن میں ہمارے آباو اجداد دامنِ وسالت و رہبری سے فیض یاب ہوتے آئے ہیں۔ کیونکر نہ اپنے حلال ذرائع سے عشق محبوبِ خدا کے مسکن کو حتی الوسع تعمیر جدید میں لایا جائے۔

یہ ایک آسان کام نہیں تھا۔ محدود ذرائع آمدن اور اس سے بڑھ کر یہ مجال کہ اس کے قدیم تعمیر کو ڈھا دینے کی اجازت باطن حاصل ہو۔ کیونکہ یہ مومن لوگ (ریشی) سراسر خاک پوشی اور خاک خودی سے زندگی بسر کئے ہوئے۔ اس درجہ تک آپہنچے ہیں۔ اس دنیا کو عملاً ایام لحد کے برابر مسکن بود و باش بنائے ہیں۔

چونکہ رب الجلیل نے اس ریاست میں خصوصی طور اس طبقہ ہائے ریشیاں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ عباداتِ الٰہی میں اپنے سارے دن گزاریں۔ پھر اس یوگیانہ اور جوگیانہ آزرستان میں جہادِ اکبر سے دین متین پھیلائیں۔ جناب امیر کبیرؒ کے بعد یہ کام ریشیوں نے انجام لایا تو گواہ ہے کہ جناب شیخ العالم نے کس طرح لاتعداد بڑے بڑے شکتی کے یوگیوں کو کلمہ طیب سے منور کیا۔ جن میں بذاتِ خود یہ ولی کامل ہیں جس کے متعلق قلم متحرک ہے۔

مقصد آگاہی تعمیرِ نو سے ہے۔ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے

چند نو جوانوں نے بزرگان سے رجوع متواتر رکھی۔ بظاہر وقت کی نزاکتیں اور پیچیدگیاں دِل کو تھمنے نہیں دیتیں۔ گن گرج کے ماحول میں تعمیر مسکن ریشیؒ اب صرف توکل اللہ ہی حامی در نظر رہا گو کہ یہ کام اُن ہی نو جوانوں کے آغوش آیا۔ جو ابھی ابھرے امورات زندگی پھر روحانیت کے نو وارد ہی ہو سکتے لیکن حُبِ اولیاء نیک نیتی، صدق دلی، خلوص وآرزوئے تکمیل اِرادہ کے بوسیلہ اس تعمیر نو کا آغاز ہوا۔

مرکزی اوقاف کمیٹی کے حوصلہ اور اتفاق سے تاریخ روز سنگ بنیاد ۱۲؍ مارچ ۲۰۰۴ء جمعہ بعد نماز مقرر ہوا۔

مشاہدہ حالات باطنی کے پس پردہ مد نظر رکھتے ہوئے پہلی پتھر یعنی آغاز سنگ بنیادِ ڈالنے کے لئے محترم غلام محمد وگے صاحب رجیدہ کو سنگ بر پشت مقرر ہوا۔ اور بزرگ عمر محترم عبدالغنی میر معاون بنا۔ اس طرح باطناً محترم رجیدہ کے دست قُربت بافقیر سلطان اور پیرو مرشد جناب اسد اللہ صاحب ساکنہ سیر کا نلی گُنڈ اس پتھر سے جُڑے جبکہ محترم غنی میر کے مرشد بھی جناب اسد صاحب رہے ہیں۔ مسجد زیارت کے امام جمعہ جناب عبدالاحد شاہ اس تقریب دعائیہ میں دست بہ دعا اور نالہ زن بنے۔

لیکن اس عملی آغاز کے بعد عوام الناس کے بہت تشویشات بڑھے جو صحیح نہیں لیکن بر محل نتائج پذیر ہوئے۔ اس بزم دعائیہ میں تواریخ دے گوم

آلو تصنیف از جی ایم رجیدہ بھی برائے ملاحظہ اور مزید حصولِ جانکاری کے لئے تقسیم کی گئی۔ اور جواب مزید اطلاعات و معلومات کے بعد آپ کے سامنے لائی جارہی ہے۔ یہاں اوقاف وقت کے اسماء گرامی تحریر میں لانا موزون سمجھا جائے جو اس طرح ہے :

صدر : محمد افضل شیخ ولد عبدالغفار شیخ۔ محمد افضل طالب عبہ صیب

نائب صدر: غلام رسول وانی ولد محمد شعبان وانی ساکنہ بٹہ پورہ

خزانچی : نثار احمد لون ولد حاجی حبیب اللہ لون

نگراں اکونٹنٹ: عبدالرحمان ڈار ساکنہ ژیروین دیالہ گام

سیکریٹری : ظہور احمد شیخ ولد محمد احسن شیخ

ممبران اوقاف : محمد اشرف شیخ ولد مرحوم غلام احمد شیخ، طارق احمد شیخ ولد غلام حسن شیخ، ظہور احمد بیگ ولد غلام احمد بیگ، بشیر احمد وانی ولد مرحوم غلام احمد وانی۔

وہ حضرات جنہوں نے حاصل کردہ سند فارسی پیر محمد اشرف مترجمہ در اُردو از غلام محمد وگے سابقہ ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول دیالہ گام پر دستخط تصدیق کیے۔ :

۱/ پیرزادہ محمد سعید ولد محترم پیر اسد اللہ صاحب۔ ۲/ حاجی حبیب اللہ لون ۳/ حاجی غلام محی الدین وانی ولد حبیب وانی۔ ۴/ محمد اشرف

راتھر۔ ۵/ حاجی خضر محمد راتھر۔ ۶/ حکیم حاجی محمد قاسم شاہ۔ ۷/ بشیر احمد وگے۔ ۸/ محترم عبدالغنی میر۔ ۹/ ثناء اللہ پرے اوگجن۔ ۱۰/ عبدالرشید پیٹھ نگ۔ ۱۱/ حاجی عبدالاحد شاہ امام مسجد زیارت بدرالدین۔ ۱۲/ محمد اشرف راتھر ولد غلام رسول۔ ۱۳/ بشیر احمد وانی ولد حاجی عمہ وانی۔ ۱۴/ دستاویزات سند وغیرہ لمنیشن از محمد سلطان ریشی وخالدہ بیگم سرینگر نوشہرہ۔

اس طرح من جملہ کاوشوں سے یہ تعمیری کام اور سندِ کراماتِ شیخ کو تحریر میں لانے کا کام جاری ہونے لگا۔ یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ ہر طبقہ مسلکان کی علمی بالغ نظریہ تعبیر کیا ہو کہ نیتِ شرک بدعات کے پار اس تواریخی شخصیت ولی کامل کے بدولت رب نے اس اُجڑے بستیوں کو درس اسلام میں روحانیت کے عظمت سے اکٹھا کرا کے ''دے گوم آلو یا دے گوم آلو'' سے دیالہ گام وجود میں لایا۔ جو بکھری تباہ شدہ بستیاں پنجہ گام کہلاتی تھیں۔ اس لئے ہر مسلمان تواریخ سے معترف ہو۔ جیسے یوں کہئے :

خدا خود کب آیا بہ جسد ارض بریں پہ

اگر آیا تو بہ ظہورِ احد سے احمد پایا

عہد شیخ نورالدینؒ کے عہد ۷۴۲ ہجری تواریخ سے آج تک اس کتاب کے در نظریہ دیہہ ہٰذا تواریخ پر وسیع اور معلوماتی حد تک تفکر سے کام

لینے کی ضرورت ہے۔ اس زیارت کے تعمیری رجحان نے وجہ تسمیہ دیہہ ہٰذا اور سند حقیقی کا حاصل کرنا بذات خود اس علاقہ میں یہ گاؤں متعارف ہوتا ہے۔ بلا سندِ تواریخ کوئی بھی شے زمانہ کے ساتھ گزرتے معدوم زمانہ ہوئے جارہا ہے۔ خصوصاً برِاعظم ایشیا میں جہاں آدم کے بعد صنم پرستی کا بول بالا رہا ہو۔ پھر دورِ جدید کی آدم ذات نونسل مغربیت کے لُطف میں اپنی قدیم تہذیب وراثت سے غافل ہوتی رہی۔ بلکہ اس سرزمین پر بسنے کے لئے امن اور اقتصادی ترقی لائحہ عمل سمجھا ہے۔ اس بات کو ہر توحید پرست تفکر سے سوچنے کی ادراک کرے۔ پھر کسی بھی مقصد اولیاء اللہ کو نیت شرک کے بدون تواریخ کی حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا ہے۔ تواریخی سند زیارت حاصل کرنے میں یہاں کے پیر صاحبان نے اب تک کوئی آرزو تک نہ کی تھی۔ لیکن آج موقعہ کی بازیابی کو کام میں لانے کے ایک نوجوان ملازم محکمہ آثار قدیمہ آرکیولاجسٹ۔

محترم محمد اشرف نے یہ سندی تواریخ کا صفحہ بہم کیا جو یہاں کے نوجوانوں کے لئے کار تحسین اور پیر صاحب محمد اشرف کا خاندانی کارنامہ یادرہے گا۔

یہ سندی صفحہ تواریخ باغ سلیمان از میر سعد اللہ شاہ آبادی فارسی زبان میں اور آج سے قبل ساڑھے سات سو برس زبان پارین میں لکھا کر منقول دستاویز حاصل ہوا۔ اس بات سے ہم سب آگاہ ہیں کہ مغربی اور

سائنسی ارتقاء میں یہاں اس ریاست میں کشمیری زبان اور فارسی کی تعلیم سکولوں سے اخراج ہوچکی ہے۔ تو اس سند کو پڑھنے اور اردو زبان میں لانے کا کام عنقا ہو گیا۔

لیکن خوش قسمتی سے اس گاؤں میں محترم جی۔ ایم۔ وگے سابقہ ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول دیالہ گام فارسی زبان کی تعلیم میں ایم۔ اے۔ ڈگری یافتہ ہیں۔ اس لئے پُر جوش وجذبہ جوانان نے اس کے ترجمہ کاری کا کام بھی اس کے ذمہ سونپا۔ محترم وگے صاحب نے جانکار فارسی دان اساتذہ کو اس کام میں ساتھ لیا اور خصوصی طور حاجی حبیب اللہ لون جو مشائخ بزرگانِ دین رہے ہیں، ترجمہ میں اعانت کی۔ سندِ تواریخ از میر سعد اللہ شاہ آبادی کو یہ ترجمہ اردو عوام الناس تک مشتہر کرنے کے علاوہ بزرگان واکابرین نے مزید کھوج میں بھرپور حصہ لیا۔ ان میں تحریری طور یہ تحقیق مختلف تواریخ کے حوالہ جات پیش کئے۔ ان میں محترم امام مسجد زیارت ریشی حاجی عبدالاحد شاہ وانہامی، غلام حسن ریشی ولد محمد اکبر ریشی اور حاجی غلام نبی بیگ اس کے علاوہ سینہ بہ سینہ اپنے قدیم بزرگان سے سُنتے آئے تھے۔ اُن میں خصوصاً محترم عبدالغنی میر محلہ خانپورہ حاجی غلام محی الدین، غلام رسول راتھر ہرہ پورہ، غلام احمد لون ژیرہ وین شامل ہیں۔ یہ روایت تواریخ از عبدالاحد شاہ کہ جناب بُدھ پہلے سے مسلمان ہو کر یہاں پنجہ پورہ میں

اعتکاف کے لئے ٹھہر کر مقیم دائمی بنے۔ لیکن ان کے اصلی خاندان یا جگہ سے کوئی واقفیت نہیں ملی۔ ذکر کرامت بعد چلہ کشی کے سبوں کے بیانات ایک جیسے میل رکھتے ہیں۔ ان کے پشتی رہائش کے متعلق محترم حاجی محی الدین کے یہ بدھ جوگی کشتواڑ سے یہاں آکر رہے تھے۔ اس طرح محترم غلام حسن ریشی ریٹائرڈ ملازم ایگریکلچر نے تواریخ ریشی نور نامہ از محمد دین فوقؔ کا حوالہ دیئے ہوئے وہ بُدھ برہمن کو جوگی بُدھ سنگھ لکھتے ہیں۔ لیکن جائے پیدائش سے نامعلوم۔ ان کے مطابق جناب شیخ نورالدین شاہ آباد جاتے ہوئے یہاں پنجہ پورہ میں اس جوگی کو مسلمان بنانے میں مناظرہ کرامات دکھائے اور تسلیم کلمہ طیب سے فیضیاب کردئے۔

اُن ایام میں ایک بوڑھی عورت نے جناب شیخ نورالدین کو دودھ پلوایا۔ تو اس کے سخاوت میں پنز گام کو دیا لوگام کا لقب فرمائے۔ محترم غلام حسن ریشی نے کرامات بدھ ریشی بہم پہنچائے ہیں وہ آگے تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ اِن کے معلومات قدیم کے مطابق سندِ تواریخ از سعد اللہ کو اور بھی سچائی کی تقویت ملتی ہے۔ مثلاً اس گاؤں کا نام پنز گام تھا۔ جناب بدرالدین ایک جوگی تھا۔ شیخ نورالدین سے مسلمان بن گئے۔ اس بستی کو سخی گاؤں کہلائے۔

اس طرح اس گاؤں کے ایک بزرگ محترم غلام احمد لون محلہ ژیرہ

وین اپنے اجداد سے سُنے ہوئے کو حفظ کئے تھے۔ ان کے مطابق جناب بدھ جوگی اس پنجہ پورہ کے وسط اور آج کے محلّہ ہرہ پورہ اور پیٹھ بوگ جانیوالی سڑک پر ایک چشمہ تھا جس کے سامنے آج مسجد شریف مزین ہے۔ لیکن سابقہ چشمہ اوپر تعمیرات کی وجہ نابود ہے۔ اُس چشمہ کے گرد۔

بہت بُت رکھے گئے تھے، بُدھ جوگی یہاں اکثر پانی پوجا کے عمل میں ہوا کرتا موجودہ مقام زیارت بغیر انسانی بستی گھنے درختوں کے بیچ چوراہ تھی زیادہ برین درختان موجود تھے۔ یہاں جوگی آتش پرستی میں محو ہوا کرتا تھا۔ جناب نورالدین ریشیؒ یہاں ہی اس کے ساتھ مناظرہ میں بولے تھے۔ بزبان کشمیری۔

بُت پرستی ترا وانڈگن سجدہ ترا وون زُوپنُن

نور ترا وِتھ نار مہ ژھارسُت رٹت دوردارِ دِل

شیخ کامل

ترجمہ : "بُت پرستی کو چھوڑ دو اور دل و جان سے سجدہ میں آو (نماز) نور کو چھوڑ کر آگ مت ڈھونڈو بلکہ اپنے دل کی کھڑکی کھولو"

بُدھ ریشی نے پھر پنجہ گام کے بدلے اس کو دے گوم آلو نام پکارا ہے۔ یہ سینہ بہ سینہ حوالہ جات مصدق اور سند فارسی سے بمطابق ہیں۔

آپ سند فارسی کا یوں ملاحظہ کیجئے، جو ہو بہو نقل ہے۔

تاریخ باغ سلیمان از میر سعد اللہ شاہ آبادی

از تاریخ میر سعد اللہ نقل آورد۔

این کمینہ گراہیند وئی بود۔ نام بُدھ بودش۔ بر نہادہ بہ پیش خود سر نہادہ، بہ پیش بُت ہردم، ھہند واں زمانہ اش سر خم ہو آتش در درخت سیاہ بیدورای جائ کردہ گستہ از ھمہ ہا ''مسکن'' بود سر گرم در ریاضت او موضع پانچہ گام مسکن او، نام دیالہ گام بود گام پانژ گام بودہ برسرِ راہ چار سو معبد (جائی عبادت) کردہ، باجسِ نفس بہ سرمدہ۔

الغرض چونکہ کامل الاکمل شیخ عالم و از ہمہ افضل۔ وارد قصبہ اچھ (نام موضع) گردید۔ از زبان یکی چنیں بشنید۔ برہمنی مست او ریاضت کش موضع پانچہ گام مسکنہ اش۔ شیخ عالم بموجب اِلہام بسوی پانچہ گام کرد اقدام، چوں ملاقات کرد با برہمن تاخت تلقین کلمہ پیر زمن، یک طرف داشت دین باطل را بر کشید دزبس دریغ صدالا اِللہ بگفت لا اللہ کرد اقرار بر رسول اللہ ﷺ ہمہ بُت ہا کشید از خانہ دور انگند ست۔ یزدانہ خانہ خود بکرد مصبد خویش بار ریاضات شاقہ بدر ہرش نام وی شُد۔ ز پیر بدر الدین۔ چونکہ آخر گرفت دین متین تا بسے سال بعُو افطارش بسے دانہ گیاہ تلخ خویشتن او در یاضت شاقہ روی آورد۔

آخر الامر جان بحق بسُپرد ۲۶۱ بودہ بست و دوم زماہ پوہ بعُو بودہ۔

حضرت میر سید فرمودہ۔

بدر ریشے دریافت میکرد اجتناط از خویش بے گانہ بکرد برۂ آفاق از اصحاب در دِہ جز گیاہ تلخ سی سالہ نخورد مبدا و مرقد ارقد شُد راہ خاص و عام را آنجا بدہ یاالٰہی پاس انفاس مرا مغفرت گرداں گناہ مرا۔

فقط ۲۳

اب اس کا اردو ترجمہ ہو بہو اس کے مطابق کر دیا جاتا ہے۔ یوں ہے اور یہی سند اب مکمل طور بحوالہ تواریخ کشمیر بہ تصدیق موجودہ سفید سنگ مرمر پر کنندہ کرائی گئی ہے۔ جس کی لمبائی چار فٹ اور اونچائی پانچ فٹ ہے۔ در تعمیر نو بدیوار زیر پائے ریشیؒ دائیں جانب چسپاں ہے۔ جس میں ابتدائی اشعار از رجیدہ بہ جواب تقاضائے علم و آگاہی لکھے گئے ہیں :

بسمِ اللہ الرحمانِ الرحیم

ترویج اسلام کے وسائل اولیاء وسیلہ حیات

درسِ دین کشمیر ہوا منور سوائے شرک و بدعات

شیخ نورالدینؒ کی یہ لازوال سیفِ حیات

جہادِ اکبر کی یہ درخشندہ کرامات ''رجیدہ''

تاریخ باغ سلیمان، از میر سعد اللہ شاہ آبادی

تواریخ میر سعد اللہ سے نقل کر کے لائی ہے

یہاں نامعلوم مسکن ہندو تھا۔ جس کا نام بدھ تھا ہر وقت ایک بُت کی طرف سر جھکائے رہتا تھا۔ زمانہ کے ہنود اس کی دائمی آگ کی تپسیا کرنے کی وجہ سرخم تھے۔

ایک درخت سیاہ بید (برین) میں جائے پناہ نکال کر پوری بستی یعنی موضع پانژ گام (دیالہ گام) سے الگ سرگرم عبادات وتپسیا میں رہا کرتا ہے۔ بحال زندگی کے لئے راکھ بھی استعمال کرتا تھا۔ چوراہے، پر جائے عبادت بنا کے عمل جس نفس میں محو سرگرم ہوا تھا۔ الغرض ایک دفعہ کامل الاکمل شیخ عالم (بلند رتبہ کا مالک) ایک گاؤں بنام اچھ تشریف آور ہوئے۔ کسی کی زبان سے سُنا کہ موضع پانچہ گام میں ایک مست برہمن محو ریاضت تپسیا میں ٹھہرا ہوا ہے۔ شیخ عالم بحکم اِلہام الٰہی پانچہ گام تشریف لائے جب ملاقات برہمن کی تو پیر زمن رہبرِ زمانہ نے کلمہ طیب کی تلقین فرمائی۔ اور دین باطل سے فوراً نکال دیا۔ اونچی گرجتی آواز میں لا اللہ پکار کے اِلا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ تسلیم کرنے کو فرمایا۔ اور اس جگہ سے تمام بتوں کو نکال کر دور پھنکوا دیا۔ یہ جگہ عبادت لاشریک کے لئے بنادی محنت شاقہ اور عبادات کے بنا اس کا نام بدرالدین فرما دیا۔

آخر دین متین قبول کرتے ہوئے تیس سال تک صرف کڑوے گھاس کے دانوں سے افطار کرتے رہا۔ سخت محنت اور ریاضت سے تکمیل

خودی کرتے ہوئے آخر ۲۶۱ھ ۲۲رماہ پوہ کوواصل بحق ہوئے۔

حضرت سعد فرماتے ہیں :

عہد ریاضت میں اپنے پرائیوں سے اجتناب کیا بدھ ریشی نے شہرہ آفاق دھر ہوکر ۳۰رسال تک سوائے تلخ گھاس کچھ نہ کھایا۔ مسکن جاء عبادت مرقد خود بنی خاص و عام کی بر جوع حق یا الٰہی ان کے انفاس کے بطفیل گناہ ہمارے بخشدیں فقط ۲۳ھ

سند مترجمہ از پارس بہ زبان اردو

غلام محمد وگے رجیدہ پیر بابا

تاریخ ۱۷رماہِ نومبر ۲۰۰۳ء

بحوالہ تواریخ کشمیر حضرت بدرالدینؒ نے برجستہ فرمادیا تھا۔

ا۔ ''دے گوم آلو'' یعنی رب سے پکار ہوئی۔ پانژ گام کے بدلے اس بستی کا نام ''دے گوم آلو'' بگڑتے بگڑتے دیالہ گام ہوا۔

۲۔ اس زیارت کا سالانہ عرس روز وصل اللہ بدرالدین یعنی ۲۲رماہِ پوہ بکرمی مقرر ہے۔ ترکِ لذات کے بناء اس بستی کے ماننے والوں کے لئے ترک لحم یعنی گوشت سے اس ایک روز استعمال نہیں کرنا ہے۔ جوکہ اطاعت مرشد ضروری ہے۔

۳۔ سال واصل بحق شیخ العالمؒ ۸۴۲ ہجری بمطابق لولک سال ۴۵۱۴ھ

ازبابانصرالدین۔

۴/ سال واصل بحق بدرالدین ریشی ۲۲/ماہِ پوہ ۱۲۶۱ھ از میر سعداللہ۔

۵/ تعمیر نو بحسن کوشش جواں سالہ اوقاف کمیٹی دیالہ گام از بتاریخ ۱۳/ماہِ نومبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۷/ماہِ رمضان ۱۴۲۴ھ سے آغاز ہے۔

۶/ اگر دنیا سراسر فنا ہوجائے چراغ اولیاء کبھی بُجھ نہ پائے۔

Completely carved on White Marbla Stone Fixed in the wall of Reshi اس پوری عبارت کو عشقِ باطن کے آرزو میں محبت ریشیؒ کے تئیں بالکل تعمیر نو کے آگے جانیوالے دائیں بنیاد کے سامنے زیر پاء چسپان بر دیوار اس طرح ہے کہ آنے والی نسلوں کو اپنے ماضی سے آگاہی میسر ہو۔

معتقدان حضرات آپ اور ہم سبوں کو شکر باری تعالیٰ ادا کرنا ہے۔ علاوہ ازیں جو سند اس طرح کے حاصل کردہ ذرائعہ سینہ بہ سینہ نسلاً بعد نسل سے آج تک درست اور سچے زبان بطور امانت ہم تک پہنچ پائے اور ان کا بھی شکر کے ساتھ دعاء مغفرت قبول ہو جو جدِ اجداد جناب بدھ ریشیؒ کے زمانہ کو دیکھتے ہیں اور اس وقت کے مشاہدہ کردہ حالات اُن ہی حقائق پر اپنے آنے والے نسلوں کو بتا چکے تھے۔

جس میں زیادہ نزدیک ہمسایہ زیارت محترم عبدالغنی میر ولد مرحوم

محمد سبحان میر اور اس کے گواہی محترم حاجی غلام محی الدین وانی رہے۔ جو آج اپنے زبان سے قلمبند تواریخ راقم کے پاس کروا رہے ہیں۔ یہ رواں دواں بستی باذن اللہ مسلمانوں کی ہے۔ جس کے پشت پناہی رب الکریم کے فرستادہ ولی کامل بوسیلہ حیات برائے خلقاں بدستور ہے۔

Recorded statement preserved in type.

یہ گاؤں ضلع بھر کے دیہاتوں میں منبع تعلیم رہا۔ جس کی بنیاد مرحوم غلام محمد پرے ساکن اوگجن نے ڈالی تھی۔ جس وجہ سے تعلیمی زیور میں سبقت لئے رہا۔ یہاں اہم انقلابی، سیاسی، سماجی اور روحانی قدروں کے شخصیات سر اُٹھا چکے ہیں۔ جن میں کسان مزدور لیڈران بنام کمال آہنگر اور عبدالسلام یتو شامل ہیں۔ جنہیں بعد میں سرحد پار جلائے وطن کیا گیا۔ پھر جو روحانی شخصیات اُبھر کر انکی ذکر اشاعت شدہ کتاب ندا امتکی آلو میں تحریر کیا جا چکا ہے۔

اب پنج گام کا مختصر تعارف پایئے :

بزبان گواہی تواریخ تحقیق کے جناب الحاج غلام نبی بیگ ریٹائرڈ گردھاوار کے یوں بیان ہے۔ کہ محلہ بھتہ پورہ جہاں بیگ ذات سے تعلق گھرانے رہا کرتے، اس کے شمال میں چند پنڈت گھرانے بھی رہا کرتے۔ جس قطعہ ارض کھیتوں کو آج اور قبل پنڈت پورہ کہا جاتا تھا۔ اس طرح بھتہ پورہ کے سامنے گزرتی ندی کے پار چند گھرانوں کو ریش پورہ کہا جاتا ہے۔

ان کے مطابق یہاں چند گھرانے دورِ امیر کبیرؒ سے ہی رہا کرتے اور ریشی پورہ ممکناً بعد دورہ شیخ العالمؒ آبسے تھے۔ان کے درمیان شیخ پورہ موجود ہے۔ بقول اسد اللہ میر ولد عبدالرحمان میر یہ پنڈت تھے۔اور ان کے سربراہ کا نام زُنار دین تھا۔ جو جناب بدھ ریشی کے ارشاد پر مسلمان ہو گئے۔جس کے بناء پر انہیں نو مسلم شیخ کہلانے لگے تھے۔ان چھوٹی بستیوں کے نزدیک لوازمات زندگی کے پیشہ کار، نائی، آہنگر آ بسنے لگے تھے۔اس طرح جناب شیخ حمزہ مخدومؒ کے دور میں یہاں بھنہ پورہ کے نیچے بہتے چشمے کے ساتھ چند پیر صاحبان آ کر ٹھہرے تھے۔اس حصے بستی کے اوپر اور چند گھرانے بھی تھے۔ جو آج کے پیٹھ بوگ شچن جانے والی سڑک کے اوپر رہتے تھے۔اس سڑک سے شیخ پورہ کے اوپر جناب صدرہ موجی کا مزین مقبرہ موجود تواریخ ہے۔اس کے اوپر بستی کو ہرہ پورہ کے نام سے پکارا جاتا۔ پھر اس راستے میں جہاں مسجد محلہ ہے، کے سامنے ایک دائمی چشمہ نکلتا تھا۔ جو اب زیر تعمیر مکانات نابود کیا گیا ہے۔اس چشمے کے بناء بدھ جوگی یہاں پانی پر پوجا کرتا رہتا تھا۔اسی ہرہ پورہ کے سرے مزار میں بدھ جوگی کا دوسرا آشنا میت ریشی گواہی مقبرہ موجود ہے۔اس کے علاوہ براڈ موجی بھی اس مزار کے شروع میں موجود ہے۔قدیم سے جھونپڑ بستیاں جہاں کے موجودہ سڑک گلاب روڈ اور تابٹہ کول کے مغرب کی طرف ہیں۔اس راستہ یعنی ڈورو ویری ناگ

جانے والی کے مشرق میں کوئی بستی موجود نہ تھی۔ بجز اس کے کہ گھنے درخت
خصوصاً سیاہ بید یعنی برین کی کثرت تھی۔ یہاں ایسے جیسے جنگل میں بدھ
ریشیؒ نے ایک برین کے اندر کھود کر ایک غار بنوا دیا تھا۔ جہاں اس (معبد)
میں یہ لکڑی جلا جلا کے آگ کی پوجا کیا کرتا تھا۔ لیکن نزدیک نالہ کے پار
محلّہ بٹہ پورہ مسلمانوں کی بستی تھی۔ جہاں سنگِ سند انا نید شیخ موجود مقبرہ
ہے۔ یہاں پہلے ایک مزار تھی۔ زمانہ حال ۲۰۰۶ء کے ایک پنڈت نوجوان
گرداری لال کول کے شہادتی بیان کے مطابق اس جگہ پنڈتوں کا کوئی ایک
گھرانہ تھا۔ انہوں نے نہ معلوم، کس رابطہ میں ان پنڈتوں کو یہاں لا کر
بسایا جو موضع برنٹی پار حال کے پُل بہ راستہ اچھابل تھے کے جگہ رہنے والے
پنڈتوں کو بنام بٹہ جاین کہلاتے تھے۔ آج بھی یہ نام اس نسل کو معلوم نہ
ہوگا۔ پھر اکثریتی مسلمانوں کے بدلے اس جگہ (انا نید شیخ ان کے گھرانوں
کو بٹہ پورہ کہلائے۔ اس کے کہنے کے مطابق پُرانی مغل مسجد برنٹی جو مغلوں
نے تعمیر کی تھی۔ تب اس کے نزدیک پنڈت دکاندار نے اپنے عقیدہ ثواب
کے بناء تب کی تعمیر مسجد کے گارے میں سرسوں کا تیل ملا دیا تھا۔ ماضی
قریب تک اس مسجد کا حمام گرم کرتے وقت اندر دیواروں سے تیل کی نرمی
ظاہر ہوا کرتی۔ اب اس مسجد شریف کو شہید کر کے دورِ جدید کے مطابق تعمیر
کیا گیا ہے۔ اس طرح برنٹی سے آگے پنڈت (بٹہ جاین سے) انہیں بٹہ

پورہ یعنی برنٹی بٹہ پورہ ادارہ محکمہ مال کے کاغذات میں اندراج رہا ہے۔ان حالات میں قبل بدھ ریشی کے یہاں مسلمان پھر پنڈت بھی رہنے لگے تھے۔اور آج بھی ہیں۔اس ندی کے پار شمال میں بطرف وانہامہ راستہ کے یعنی ''دے گوم آلو'' سے قبل پنجہ گام کے نچلے طرف کھیتوں کو اب تک بہرام خانہ پکارا جاتا ہے۔اس بہرام خانہ برلب بٹہ کول کے مشرق میں اب تک یہاں ایک ٹیلہ موجود ہے۔ پورے کا پورا مزار ہے۔تواریخی سند ان کے مطابق یہاں اس ٹیلے کے دامن نالہ کے پار بستی تھی۔جس میں موجود مقبرہ یہاں کے ایک جدی بزرگ بنام شے خان در پٹوار نسب نامہ غواشے خان صیب ہے۔(موجودہ مختصر مزار میں اانابنید شیخ بٹہ پورہ میں جو ماہِ رمضان ۸۲۴ھ میں اس دنیا سے چل بسا ہے۔اس کی پوری تفصیل کتاب ''ندا مستگی آلو'' میں درج تحریر ہے۔)

غواشے خان کے اس ٹیلے کا نام ہاڈ پیٹھ (ٹینگ) تب سے اب تک لیا جاتا رہا۔اس ٹیلے مزار کے دامن میں گزرنے والے راستہ پر ایک با نشان قبر موجود ہے۔مصنف نے اس کے الہامی پکار کے مطابق اس کے گرد لوہے کا جنگلہ بندھوایا۔لیکن نابلد نام نہاد توحیدی اہلکاروں نے کچھ مدت بعد ہی اکھاڑ پھینکا۔خدا انہیں حُبِ اولیاء سے آشنا کردے۔انہیں اپنی تواریخ کو مسخ کرنے میں ثواب لگتا ہے۔صنم پرستوں کے سایہ میں

لطف اور قومیت کا لحاظ نہ رہا۔ یہ مرد بزرگ شے خان جن کے اولادوں کو
جناب بدرالدین ریشیؒ نے بُلا کر اپنے مسکن کے ساتھ بسنے پر ارشاد فرمایا۔
اور یہی محلّہ خانپورہ کہلاتا ہے۔

مذکورہ ہاڑ ٹینگ کے شمال میں ایک اور محلّہ ہانز پورہ تھا۔ جس کی چند قبریں نشانیاں آج تک موجود ہیں۔ اس ٹیلے کے جنوب میں محلّہ ژیرون (یعنی زرد آلو درختوں کا جنگل) ممکناً بہرام خانہ کی بستی میں ہوسکتا۔ بقول عمہ لون ژیرون یہاں چند لوگ وانگن ٹینگ کا نام بھی لیا کرتے۔ یہ معلوم نہیں ہاڈ پیٹھ ٹیلے کا یہ دوسرا نام نہ ہوگا۔

آج کے دنیا میں جتنے محلے قدیم پانژ گام کے رواں دواں ہے۔ وہ اس طرح میں گلاب روڈ کے مغرب میں (۱) بونہ پورہ، (۲) ریش پورہ، (۳) شیخ پورہ، (۴) ہرہ پورہ، اس کے معاون روزگار۔ پیر پور۔ حجام آہنگر پورہ۔ ہرہ پورہ کے شروع میں صدرہ موجی، کج موجی (براڈ موج) نیک ریشیؒ گلاب روڈ کے مشرق میں خانہ پورہ۔ اس کے پار نالہ بٹہ پورہ۔ جس کو ہمیشہ برنٹی بٹہ پورہ ہی کہا جاتا ہے جیسا کہ تواریخ بتلاتی ہے۔ ایک اور ضروری تواریخی باب جو ایک گاؤں یعنی بنہ دیالہ گام سے موسوم ہے۔ جہاں اسی ہاڈ پیٹھ کے بہرام خانہ بستی سے بزرگ شے خان کا نزدیکی فرد بزرگ سیم خان اُس وقت کے دوری میں بیٹھا تھا۔ یہاں اس کے آباد کرانے

والے گاؤں کوغواشے خان دیالہ گام سے رابطہ رہا ہے۔ اس لئے وہ گاؤں نیچے بونہ دیالہ گام اور زیارت ریشی کا گاؤں پیٹھ دیالہ گام کہلایا جاتا ہے۔ محکمہ مال اس کے پوری اندراج اور تشہیر کرے۔

اس مختصر تعارف میں محترم غلام حسن ریشیؒ ولد مرحوم محمد اکبر ریشی۔ بحوالہ تواریخ فوق ریشی پورہ محلّہ کو اس پنج پورہ کا قدیمی محلّہ درعہد امیر کبیرؒ سے تعلق دور کا لکھتا ہے۔ اس ذات ریشی سے شیخ العالمؒ کے بعد اس ریاست میں وجود پائے ہیں ممکناً جناب بدرالدین ریشی کے توسل سے دور نہیں سمجھے جاسکتے ہیں۔ جیسا کہ آگے تحریر میں لکھا جاتا ہے۔ اس طرح ایک اورتواریخی شہادت موجود ہے۔ کہ پنڈت پورہ کے اُوپر پیر صاحبان کے محلّہ کے نیچے ایک چشمہ موجود تھا۔ جس کو اب تک سہہ ناگین Spring of Lion کہلایا جاتا ہے۔ یہ جگہ ان پیر و بزرگان کے عبادات کی جگہ رہی تھی۔ مادی ترقی کے توسل یہاں اس چشمہ دلدلی زمین پر عبدالرشید لون صاحب نے رہایشی مکان تعمیر کردیا اور اس چشمہ کو سلیقے سے محفوظ برائے خودرکھ دیا۔ لیکن اس روحانی تقدس نے انہیں یہاں بسنے نہیں دیا۔ پھر اسے گرلز سکول کے لئے دے دیا۔ چند سال بعد سکول کی تبدیلی کرا کے اب انہیں پیر صاحبان میں ایک نے خرید کے رہایشی کردیا۔

''ماضی ان واقعات میں اس پنج پورہ کا نقشہ اور دورزمانہ سے باخبر ایک

تو ارتخ ہی بنی جا رہی ہے''۔

اس جایزہ ماضی کو لے کر یہ محلے بسوئے ترقی رواں دواں ہیں۔
بڑھتی ہوئی آبادی اور اقتصادی ترقی کی بدولت اس گاؤں اوپر زیارت ریشیؒ
کے جنوب میں ویری ناگ اور کوکرناگ جانے والی راستوں کے کنارے
اپنے آبائی زمین آبی سویم میں مکانات تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جو دونوں
اطراف ایک دوسرے سے پھلتے رہے۔ ویری ناگ سڑک کے آر پار قدیم
اَنی پورہ سے جڑی بستیاں کالونیوں میں شان وشوکت سے موجودہ ہیں۔
اور اس طرف مسلم کالونی اور پھر حیدر کالونیاں کے نام سے منسوب کی گئیں
ہیں۔ حالانکہ اس سے قبل یہاں کی پوری بستی کو اقبال کالونی کا نام رکھا گیا
تھا۔ اب اقبال کالونی کے محلّہ میں چند چولھے گنے جاتے ہیں۔ جہاں
مفنصف کی رہایش ہے۔

اس طرح ہاکورہ کوکرناگ جانے والی سڑک کے چورا ہے۔ اوپر جس کو
۱۹۸۰ء تک شالہ ٹینگ (۱) کہا جاتا تھا۔ اب اس طرف کے سڑک کے
آر پار بستی میں اور چند گھرانے اقبال کالونی میں اندراج ہیں۔ اس کے
اوپر غوثیہ کالونی کا نام نامی دیا گیا۔ ان سب کالنیوں میں اپنی الگ الگ
مسجدیں تعمیر کی گئیں ہیں۔

۱ بے پُرسان قطعہ کاشتکاری ارض جہاں سرِشام گیدڑ چیختے بھونکتے چلاتے۔

حق بجانب گلہ ہے۔ کہ پیر صاحبان جتنے بھی فارسی دان بزرگان جنم پاکر اپنا

دور گزار چکے۔ کسی سے بھی اس ولی کامل کے حق میں تورایخی عملداری کو فروغ نہیں دیا۔ نہ ان سے سند اور نہ کوئی منقبت اُگل پائی۔ حالانکہ صدیوں سے یہ لوگ اس ولی کامل کے روحانی فیض سے امیدوار ہوکر اقتصادی ترقی میں کامیاب رہے۔

اب آج کے بارشکر ہے۔ کہ اس خاندان کے ایک پیرو بزرگ جناب اسداللہ صاحب جو انکے تاریخی سند کے مطابق ۹ ذالحج ۱۳۴۴ھ میں گذرے ہیں۔ایک نطسیمہ سنداپنے نزدیکی اولاد جناب شمس الدین مرحوم کی بتلادی تھی۔جس نے اپنے نزدیکی معتقد محترم عبدالغنی میر عمر ۹۵ سال کو بیان کردی تھی۔جس کے ہی زبان سے یہ سنکر تحریراور ٹیپ کی جاتی ہے۔اس طرح منقول ہے۔

تعلق خاندان پیر صاحب کے متعلق کتاب ''نداتنگی آلو'' میں درج تحریر ہے۔منقبت ذیل محترم عبدالغنی میر سے یوں تحریر کی جاتی ہے۔محترم میر صاحب کی عمر ۹۵ سال تک ہے۔

منقبت از

جناب اسداللہ صاحب متوفی نو ذالحج ۱۳۴۴ھ

داغِ غلامی چھُم برجبین چوئے مے چھُم یا بدرالدین
کوّت بو گوڑھے آسے حزین فریاد بوز یا بدرالدین
کوّر طمع شیخ العالمؒ منگُن ژھنڈے از ذوالمنن
کرِ نو خلیفا با لیقین فریاد بوز یا بدرالدین
ترٛہِ سال کھبنہِ از غذا کھیوٚ و نہٕ کھمن اِلا تلخ کاہ
حاجت توی نہ کیٛنہہ غیرازیں فریاد بوز یا بدرالدین
القصہ توہیٛ چھو پادشاہ کُری تَو سأئی حاجت روا
از پاسِ شیخ نورالدینؒ فریاد بوز یا بدرالدین
داغ غلامی چھم بر جبین فریاد بوز یا بدرالدین

اس طرح یہ نظمیہ سند حاصل کردہ تواریخ میر سعد اللہ کے موافق و بمطابق شہادت ہے۔ اس منسقبت بنام سند والتجا کے ایک اور منقبت بزبان غلام محمد وگے المعروف رجیدہ نے متواتر حاضری دربار ریشی بتاریخ ۲۸ر اپریل ۱۹۷۶ء کو پیش کی گئی ہے۔ (یہ کتاب ندا متسکی آلو میں بھی تحریر ہے)

ناد دِتھ اوتھس دادہ بر در یا ریشیؒ کر نظر
فِکر و غموِے کوّرس لاغر یا ریشیؒ کر نظر
پننہِ دربارٕچ نظر کر نصیب یا بدر الدین
نکھہٕ تل آسِت بوروزا بے زان یا بدر الدین

آشہِ چانے وِزِ وِزِ بجر چون چھَم در نظر
نوٗر خانَس بَر ژِ مؤثر یا ریشیؒ کر نظر

بُڑ اُمید چھَم چانٔی کاٗلی نیرِ کر زانہہ خاٗلی
یُڑ کالُک چُھس در سفر یا ریشیؒ کر نظر

بہٕ وَرفتار دکہٕ زَد آس داغ نین چھَم برجگر
کرتہٕ مرہم کاس تم شَر یا ریشیؒ کر نظر

دأدی بے حد چھم مےٗ بدنس تلم پُرسان العجل
لاعلاجَس ہیتہٕ اکھ خبر یا ریشیؒ کر نظر

مُشکلاتَو چھینٔد روٗس لرزہ جانم بے شمار
متہٕ تھاوتَم غیر سگِ در یا ریشیؒ کر نظر

اِسم چونُے کیا چُھہ شوٗبان شمع دین یا بدرالدین
پیمتمن در دِل مکین چھُکھ المدد یا بدرالدین

واقفِ اسرار کرتَم چھُم تھکُن چونُے بجر
رجیدہ تھاو درجِ دفتر یا ریشیؒ کر نظر

04-04-1970

ان نظمہ صفحات سے خصوصاً اسد صیب کے تحریر سے ثابت ہے کہ جناب بدرالدین کے مرشد جناب شیخ نورالدین مستند ہے اور اس کے علاوہ

دے گوم آلو یعنی از زبان بدھ ریشیؒ عملاً رب سے پکار ہوئی ہے اور یہ قول
اور وجہ تسمیہ بروے دین درست اور سچ ہے۔ اور اس بستی کے درموجودگی
جناب بدرالدین عملی تحریک ماضی اور برائے مستقبل قابل ترویج اسلام اور
مسلمانوں کے لئے گواہ ہیں۔

اس سے بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے کہ بحوالہ تواریخ محمد دین
فوق بحوالہ غلام حسن ریشی جناب علمدارؒ نے یہاں ایک بوڑھی سے دودھ کا
ایک پیالہ پی کر اسے سخاوت کا گاؤں قرار دیا۔ یعنی ان کی بہ زبان سے دے
آلوگام لیکن ان دونوں میں سے یہ بستی علاقہ ڈیالہ گام کے لئے ایک فقرہ
دُعائیہ ہے۔ لیکن نام دے آلو گوم۔ یا دیالہ گام سے موجود ہے۔

۳۳ وضاحت تواریخ دیہہ

تواریخ۔ اس زمین کے مخلوق خدا بود و باش بحکم الٰہی جاری ادوار
کے ہر پہلوئے زندگی کے رموزی تحریک کے حدتک حالات و واقعات کا
نام ہے۔ ہر ملک وقوم بلکہ ہر فرد اولاد آدم کو آپنے کل یعنی ماضی کے تجارب
واثرات سے مستقبل کا ذرائعہ عمل سوارنا ہوتا ہے۔ رب الکریم نے اپنی
مقدس کتاب میں اپنے مخلوق اُنس کیلئے برائے ہدایت اُخروی عبرت گیرندہ
اقوام کو بیان فرمایا ہے۔ یعنی ماضی سے سبق حاصل کرنا ہر فرد کیلئے لازوم
بنادیا ہے۔ پھر راہِ ہموار پکڑنے کیلئے کائینات کو اپنے رب العالمین سے

رحمۃ للعالمین کے لوح محفوظ کامل دین اپنے کامل پیغمبر ﷺ کے وجود بہ شہود

سید البشر سید المرسلین صلعم سے بھجوا کر درمیان داری مقبول کرتے ہوئے

اپنے بندوں پر زمہ داری ٹھہرادی اور یہاں حکم خدا اور ادائے پیغمبر ﷺ کے

کسی رمز سے ٹلنے کی کوئی گنجایش نہیں ۔ جس آئین اور دستورِ ازل کی

آبیاری کیلئے خود منبع گُل اور اپنے گرد لازوال ستارے یعنی ماہ تابان کے

ساتھ درخشندہ تارے ۔ اولیاء اللہ عابد ۔ سالک ۔ مشائخ ۔ صالحین ۔ کاشتین

اور فقراء مختصراً خصوصاً مسلمانوں کیلئے پختگی ایمان اور طاقت قل الروح من

امرِ ربی سے اپنی طاقت دست گاہ حکم ارشاد سے کوئی منکر نہ ہوسکتا ہے۔ اس

دور مادیت میں اللہ نے انسان کے نائب خدا ہونے کا ذرا سا دماغ عطا کیا

اور سائنس وٹیکنالوجی اسی انسان سے بھیم کرا کے خود انسانوں کو دنگ کردیا۔

غور و فکر کی ضرورت ہے جن بندگان خدا کو اس نے انتخاب ازل میں اپنی

قادریت کی کلی اختیار میں پیدا کردیا۔ انکی کمالِ خدائی اور عظمت کا کیا کنارہ

ہوسکتا (باذن اللہ) اِن سے شان دستگاہ اور عطا کردہ قوت باللہ سے اس

انسانی مخلوق نے مشاہدہ کئے اور کرتے رہینگے ۔

جن کو ہی ان فرستادہ خدائی کے بندگان سے توسل کی توفیق ملی وہ

نہ مٹنے والی ہدایت اور خدائی عظمت سے آشنا ہوتے رہیں گے ۔ اس سلئے

بندہ غافل اور ماضی جب بدرجہ ندامت میں تایب ہوکر راہ خدا کے جستجو میں

یہاں ان حیاتی ریاض پر آتا ہے تو انھیں انکے دامن پکڑنے میں اپنی اشک ریزی کے ساتھ عفو کی امید ہی نظر آتی ۔ بلکہ یہ خود ان کے اُستاد رہتے ہیں۔ جیسا کہ ہر فرد متعلقین اس سے خوب ثابت پایا ہے۔

گر تو خواہی درس دین باشی استوار

در گواہی ایں در مسجد یافتی قرار

اس قطعہ ارض جس کا نام دیالہ گام پکارا جاتا ہے کے بسنے والوں کو آج تک اپنی دُنیا بسانے میں اور برائے حل مشکلات بوسیلہ مقامی زیارت منسلک رہے ہیں۔ دور حاضر کے نونسل اپنی اسلاف سے آگاہی پائیں۔

تواریخ گواہ ہے اور برزگان موجود تک سینہ بہ سینہ تصدیق ہوتی رہی کہ یہ علاقہ پانچہ گام پانژہ پورہ یعنی پانچ محلوں پر مشتمل تھا۔ لیکن نہ معلوم ان کی فرمانی باخدا کیا آبنی تھی کہ سب محلے لگ بھگ قحط و وباء کے زد میں آکر ملیامیٹ ہوئے تھے۔ یہ بستیاں ایک کلومیٹر کے احاطہ کئے ہوئے آباد تھی۔ جیسا کہ موجودہ قبرستانوں سے عیاں ہے کہ ان کے نام بھی بہ زبان کشمیری زیب نہیں دیتے۔ مثلاً کشمیری میں ایک محلّہ کا نام انی پورہ یعنی اندھوں کا محلّہ دوسرا محلّہ اس سے دور ایک کلومیٹر براستہ موضع برنٹی نیگر پورہ یعنی کم ذات اور مفلسوں کا محلّہ تیسرا اتنی ہی دوری پر پنڈت پورہ تھا۔ بہرام خان کے نام بہرام خان پورہ اور اس کے اوپر نالہ بررنگی کے شاخ کے پار

آج کے وانیامہ سے نزدیک شمال کی طرف ہانز پورہ یعنی کمینہ ملاحوں کا محلّہ۔ان دونوں محلوں کا قبرستان ایک ٹیلے کے دامن وانیامہ سے دیالہ گام جانے والے پیدل راستہ نزدیک محلّہ ژیرون کے ایک نشان دیہہ مقبرہ موجودہ ہے۔ جو بہرام خان کی بستی سے ایک مرد بزرگ اوران کا جدامجد بتلایا جاتا ہے۔اس کا نام مختصراً شے خان صاحب اور درحسب ونسب پٹوار میں گواہ شے خان درج ہے۔انکے برزگی کے عیان نشاندہی پر بہت سے لوگوں نے کی ہےاور مصنف نے ان کے الہامی بشارت سے اس قبر کومحفوظ رکھنے کی ذکراللہ ہی تحریر کی ہے۔امید ہے کہ نونسل خصوصاً محلّہ ژیرون اس تواریخی شے خان کی قبر کو برزمین محفوظ علامت بنادیں۔(تذکرہ قبل آمد)

پانژ گام کی اس ناگفتہ بہہ بکھراؤمیں تب جناب ریشیؒ اب خود مبلغ اور ریاضات سے دین کے بڑھانے کا عملی نمونہ تھے۔اس طرح یہ بستیاں اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند ہوتے رہے۔

ان قدیم بستیوں کے بوجوہات آفات سماوی سے زوال ہونے کے بعد نئے سرے سے بفضل خدا جناب ریشیؒ اس دور میں باشندگان کیلئے لازوال سائے رب ثابت ہوئے۔اور یہ حقیقت عیاں ہے کہ عبرت زدہ آبادی کے بکھرے پن کو اپنے نزدیک لانے میں پھر بسانے میں انہیں ارشادفرمایا۔

بحوالہ تواریخ فوق اور سینہ بہ سینہ درست آمد روایات کے مطابق ہمسایہ بزرگ ۹۰ سالہ محترم عبدالغنی میر تک آ پہنچی جس نے اوئل عمر میں صمد خان عمر سوسالہ ولد عاشور خان مرحوم کے بیانات کو حفظ بنا کے آج درصحن جناب بدرالدین بیان کرتا ہے ٹیپسڈ قبل ۳۰۰ سالہ بزرگان سے حاصل کردہ کے مطابق

درعہد عملدار کشمیرؒ یہاں نامعلوم جوگی نے درخت سیاہ بیدین میں پناہ نکال دی تھی۔ بحوالہ تواریخ سعداللہ یہ چوراہے کی جگہ درختان سے بھرپور ہر بستی سے الگ تھی۔ جناب شیخ نورالدینؒ سے کلمہ طیب کی نور پاکر یہاں اپنے کلی یکتائی کے بدل مخلوق مسلم میں رہنے کی توجہ فرمائی۔ چونکہ سابقہ اور موجودہ لرزہ خیز عبرت زدہ آبادی میں ان کی آموجودگی ناقابل یقین تصور شخصیت ہونا لازمی تھا۔ اس لئے ان کے تعارف سے مائل ہونا بھی بے وجہ تھی۔ آخر کئی آدمیوں کو بلاوا فرمایا اور یہاں قابل توجہ امر بنتا ہے کہ جناب نے بہرام خان شے خان سے کئی آدِمیوں بنام فضل خان' کیل خان وغیرہ کو اپنے پاس لایا اور انہیں وہ بستی چھوڑ کر اپنے نزدیک عقب میں رہنے بسنے کو فرمایا۔ (خان پورہ) وہ نامعلوم بہ جوگی مسلمان جلالی شخصیت کے تعارف میں سوالیہ بن گیئے کہ آپ جناب اپنے بزرگی کی کوئی عیاں نشاند ہی سے تعارف کریں تا کہ قابل یقین وجہ بستی بلاوئے من میں آسکیں۔

جناب ریشی کے پاس اب اس کے بغیر شاید اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ ذات پروردگار کی عطاء کردہ قوت کمال کو عمل اظہار و عیاں کردے۔ (کرامات ریشیؒ)

انہیں فرمایا۔ آیئے کہ میرے خلوت خانہ (جانی معبد) درخت سیاہ بید (برین) غار نما بیٹھک کے اندر ۴۱ر (اِکتالیس) روز تک روپوش ہوجاؤں۔ اور آپ اس جائے معبد کو ہر طرح بہم ذرائعہ سے بند کرکے گارے کی لپائی میں چھپائیں۔ پھر مقررہ ۴۱ر روز بعد آکر اسے کھولدیں۔ اس کرامت کی ہر طرح تحریر و سند کی تصدیق ہوتی ہے۔ محترم میر صاحب کے مطابق اندر جانے پر اپنے ہاتھوں میں سیب کے پھولوں سے لدی بھری ٹہنی لے جاتے ہیں۔ اسی طرح بحوالہ تحریر و تواریخ از امام مسجد زیارت جناب عبدالاحد شاہ وانہامی لکھتے ہیں کہ اندر جاکر پھولوں کی ٹہنی کے ساتھ غذا ایک پاؤ ستو ساتھ لیتے ہیں۔

آخر اس چلہ کشی برائے کرامات کے جناب کو اندر بند کرکے سب اپنے گھروں کو چلتے ہیں۔ اور اس مرد بزرگ کو توکل اللہ پر چھوڑتے ہیں۔

حاضرین زمانہ حال اور اس زمانہ کی حالت بے حسی اور درماندگی پر لمحہ فکر کیجئے۔ جہاں یہ وادی بنام باغ سلیمان کہلاتی اور سراسر جنگل یہاں دور و نزدیک کے سیدھے سادھے لوگ آخر اس عجوبہ عملی پہلی سے کون منتظر

نتیجہ نہ ہوسکتا حسب ارشاد مقررہ وقت پر یہ لوگ حاضر ہوئے اور جن حالات کے وہم وگمان میں اس باہری بندش کو ہٹائیں آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس پوری چسپاں شدہ کو کھول کر کیا دیکھ پایئے کہ ذات بدرالدین ''بدھ'' باجلال و جمال صفات نورِالٰہی سے منور ہوکر دونوں حیات حاصل ہوئے۔ ہاتھ میں پھولوں کے مبدل سیب کی ٹہنی پائی۔ سب انگشت بدندان ہوکر اس جلوہ کرامات پر حیرانی میں تعظیماً سر خم ہوئے اور عقل کی دلیل مسترد ہو پائی۔

ان ذکر واذکار عبادتِ الٰہی فکر وشوق جس نفس حلال ذات جلوہ باطن کے اِرم میں یکتائی صفت ھواللہ احد کے عملی پیش کش جسد وروح سلوک کے گواہ میوہ سیب کو کس حق سے پکارا جائے۔ اور انہیں کیا نام دیں پھر ذات ولی کو کس مرتبہ خدائیت سے پکاریں تدبر اور عمیق ادراک سے کام لیا جائے۔

ان سیبوں میں ایک سیب خود تناول فرمایئے باقی ان حاضرین کو دئے۔ اور بہ روایت تواریخ ستو آدھ پاؤں موجود پائی گئی۔ یہ کرشمہ خداوندی پا کر کون فرد بشر دیوانہ وعاشق اس ذات ولی کے نہیں ہوسکتا۔

بحوالہ تواریخ محمد دین فوق اور دیگر روایات (عبدالغنی میر) بہرام خان (خانپورہ) شے خان کے اولاد یہاں کسی پس وپیش کے آبادی خود چھوڑ

کر جناب بُدھ ریشی کے بحکم مطابق اس کے عقب میں بسنے کو آئے۔

بحوالہ تواریخ بہم کردہ از محترم غلام حسن ریشی سابقہ باشندہ ریشی پورہ اور حال برلب سڑک ہاکورہ کالونی بسر گزر رہے، کے مطابق اس وقت کے موجودہ ریشی پورہ کے چند گھرانوں میں معتقداں بنام جمال ریشی۔ صالح ریشی نے اپنے کنبے سے ایک لڑکی کو خانپورہ کے ایک گھرانے جن کے نسل آج مرحوم سبحان میر ولد خلیل میر گزرے کو حق نکاح میں ان کے اولاد کو اس شرطیہ رشتہ پر در عشق بدرالدین جوڑ دی۔ کہ وہ دختر اس ولی کی خدمت میں آتی رہے گی۔ ور جاروب کشی کا کام انجام لاتے رہے گی۔ اس طرح جناب ریشی نے اس عبرت زدہ بستی کو نئے سرے سے بسانے میں کلمہ طیب کی ذِکر سے بہرہ مند اپنے آشناؤں کو یہاں مختلف جگہوں پر بوسیلہ دُعا پہرہ داری کے لئے رہنے کو فرمایا۔ جس سے عیاں ہوتا ہے کہ اس پانژ پورہ کے لئے پانچ اصحاب ریشی ترویج دین اور حوصلہ خلقان بوسیلہ ٹھہرا دے۔ اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ جناب بدرالدین نے کمالات بزرگی اور عاطفت خداوندی کے قدرت میں اس علاقہ کی بستی کا آغاز فرمادیا۔ اور ضامن وپشت پناہی کے دعا مرشد کے ایماء پر بحکم ومنشاء ذاتِ کریم۔

علاقہ دیالہ گام موجود اسلامیاں گامزن ہیں۔

اس تواریخی حقیقت کو یہاں کون سا ذرہ فراموش کرسکتا ہے کہ

جناب بدھ نے بوقت تسلیم دۓ گوم آلو اپنے مرشد جناب علمدار کشمیرؒ سے یہ دعا بدستان و دل کر والی ہے۔

بوسیلہ میرے مرشد یہاں اس بستی کے رہنے والوں کو رب العزت آگ، قحط و وباء سے بچائے (عبرت ماضی در نظر) اور یہاں کے مکینوں کو ہمیشہ اِتباع پیغمبری سے واسطہ رہے۔ یہاں کے ہر محبّ و خدا پرست نادم کے گھر کثرت بھیڑ برائے پرورش موجود ہوں۔ اور دودھ کی فراوانی کے لئے ہر خانہ میں دو گائیوں سے کم تعداد نہ ہو۔ کہ یہ گاؤں دیالہ گام سخاوت کرنے والا گاؤں بن جائے۔

زمانہ کے عہد بہ عہد مکینو! ذرا ماضی کی سبق آموز عبرت یزدان سمجھ کر خودسری سے پار دردِ دل اور شفقت ولی کا اندازہ کیجئے۔ یہ کوئی افسانہ نہیں بلکہ احسان خداوندی ہے کہ جس نے ایسے مشفق مومن اور سایہ لازوال ہمیں عطا کیا ہے۔ اس لئے بے شک لاشریک کے عیاں رحمت اور مہربان کلمہ گو کا ادب بجالاؤ۔ اور اس کے دہلیز پر اپنے من کی دُھلائی اور ہدایت باطن کے لئے ہمیشہ جستجو میں رہیں۔ اس بستی میں ان مذکورہ اصحاب ریشیاں مرد و زن کے سنگِ سندات آج بھی گواہ ہیں۔ قدیم صدیاں ۷۴۲ ہجری ماقبل ''دۓ گوم آلو'' کی بستی کو مدنظر رکھتے ہوئے آج کے روضہ جو اسی درخت برین (سیاہ بید) پر قائم ہے۔ زیارت کے دائیں جانب

بروئے قبلہ ایک سنگِ سند موجود ہے۔ بذریعہ اوقاف ۱۵ر سال قبل اس ٹیلے کو اس کے ساتھ ہموار شکل میں رکھا گیا ہے۔ اس کے سامنے سڑک ویری ناگ ایک پارک برائے مسافراں چھاؤں لینے کے لئے رکھدی گئی ہے۔ یہاں اس بزرگ کا نام نیک ریشی بتلایا جاتا ہے۔ پھر موجودہ برلبِ سڑک تعمیر کردہ نئی ڈیوڈھی کے سڑک پار ٹیلے کا نام عرف عام میں آج تک براؤ موج کہا جاتا ہے۔ جبکہ نورنامہ میں اسے کج موج نام تحریر و موجود ہے۔ اس طرح اس کے پیچھے موقع پر دوشچن جانے والی سڑک موجودہ تعمیر مکان نو محترم حاجی حسن شاہ کے نزدیک رقبہ سند سکھڑ کرا کے تعمیر کردہ جنگلہ کے اندر بزرگ کا نام صدر ریشی پکارا جاتا ہے۔ حالانکہ راقم نے ۱۹۶۰ء میں اس کی حد بندی اور تعمیر سنگِ بنیاد ار دگرد بدست مرحوم عزیز نجار ڈلوادی ہے۔ اس کے علاوہ اس گاؤں کے عریض قبرستان کے اوپر محلّہ ہرہ پورہ کے سرے پر بھی سنگ سند موجود ہے۔ جسے جناب میت ریشی صیب کہلاتے ہیں۔ یہ اس بستی کی قبل سے سو سال کی تواریخ کا خاکہ ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بزرگ شے خان کے اولاد یہاں آ کر خانپورہ کا محلّہ بسائے۔ لیکن اس بات پر ترچھی شکوک نگاہ بھی اٹھتی ہے کہ جناب بدھ ریشی نے اُس وقت کے ریشی گھرانے سے کوئی بسنے کے لئے کسی کو کیوں نہ بلایا۔ جبکہ اس کے سبقت مذکورہ کنبوں نے لی۔ غلام حسن ریشی (جی۔ ایچ۔ ریشی) اب کے

بار مختلف حقائق اور تواریخ کے مطابق تواریخ میر سعد اللہ بحُسن کوشش جواں سالہ اوقاف کمیٹی سال ۲۰۰۳ء زیرِ صدارت محمد افضل شیخ ملازم عدلیہ تعمیری مشیر کار حاجی عبدالرشید لون و محترم حاجی حبیب اللہ لون اور محترم عبدالرحمان ڈار۔ پھر سال ۲۰۰۵ء میں زیر صدارت منتخبہ غلام رسول وانی بٹہ پورہ تعمیر جدید کو ہاتھ میں لیتے ہوئے۔ جس کے ساتھ تاریخ ''دے گوم آلو'' تحریری مصنف ہونے میں محترم وگے صاحب رجیدہ کی صدق دلی کے ممنون ہیں۔ جو بغیر مالی معاونت کے اس صدیوں بعد دستاویز کو تواریخی طباعتی شکل دے رہے ہیں۔

مزید عملی کوشش وجود جسد و روح حیات لازوال جناب بدرالدین ریشی کے متعلق کرامات جو نسل ظاہری و باطنی مشاہدات کے بناء اس کمیٹی تک تحریر و تقریر مین بلکہ ٹیپ کردہ مصنف تک بہم کئے مرتبہ خلیفہ علمدارِ کشمیرؒ کی عظمت و بزرگی ہم سے نہ دور رہے۔ نہ اکثر روپوش۔ جہاد اکبر کے مقدس پیکراں بذات خود خدا کے ہی برگزیدہ کرامات کے مجموعے ہوا کرتے ہیں۔ جو بشری کے تقاضا کو پائمال کئے ہوتے ہیں۔ اس لئے زمانہ کے ادوار کے لحاظ سے ہی بلکہ ہر لمحہ در رشتہ معتقداں۔

طالب زائرین حق پرست۔ عاصی ترین در جستجوئے توبہ استغفار زنگ آلود برتن در آرزوئے قلعی۔ خدائے غفار کے طلب دار اور عاشقوں

کے مابین بھیدی کرامات سے پیوستہ ہوتے ہیں۔ ہر جوئندہ پائندہ کے شرائط ہی ان کی بالائی اور ملکوتی صفات در بشریت مشاہدہ کرتے آئے ہیں۔اور جوتا ابد جاری ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ کردار سازی میں بشر نا ممکن ہی کامل طور سنبھل کے یہ کہدے کہ اب میں ان ریاض پر جانے کے قابل ہوا۔اور یہ ترازو بالکل بندہ کی کسوٹی ہو نہیں سکتی اور نہ اس کسوٹی سے غافل ہو سکتا ہے۔لیکن یہ دعویٰ کرنا پہلے ان جیسے بنو پھر جاؤ منکرین اولیاء کا ایک خفیہ شرعی بہانہ اور ضدِ اولیاء میں شرافت سے بیج بونے کے برابر ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان ریاض پر درجہ توبہ اور امید ذات کریم کے دامن کشائی کا سہارا لے کر جانے سے مت بھاگیں۔ دیکھئے یہاں خدائے قدوس نے آپ کے لئے رہنمائے لازوال میسر کر دیا ہے۔ جو اطیعو اللہ و اطیعو الرسولؐ سے عمدہ سبق سکھائیں۔

صفت قہاری کو مت فراموش کیجئے۔ کہ آپ دنیا سازی اور باطل پرستی میں جھگڑ کے خود اِن سے تعلق دار بتلائیں۔ یہ منکرین سے زیادہ بارِ عصیان ثابت ہوگا۔

جناب بدرالدین ریشیؒ کے صدیوں بعد ان کے کرامات کیسے معلوم یا تحریر کئے جاسکیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ ذات جو یہاں کی خصوصی

نسل مسلمانوں اور صریحاً انسانوں کے دلوں میں پہلے چلہ کشی کے کرامات
بعد آج تک بسا ہوا ہے۔ دنیا عقبیٰ کے مسائل میں دستگیر اور منصف رہا ہے
کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ یہ اس دور کے نئے آنے والوں کو برابر اپنے ماضی
سے باخبر رکھے گا۔ جو بحوالہ توحید اور شرک کے غلط سمجھ میں اس نعمت ابدی
سے دامن چھوٹ رہے ہوں۔ اس کے حیاتی کرامات کا سلسلہ جاری ہے
ممکناً ماضی کے مرحومین کے بہ روایت زیادہ تر تحریر میں لائیں تو مشکوک
نظروں اور اندازوں میں گنا جائے گا۔ اس لئے حاضرین کے مشاہدات کو
پیش کیا جانا کسی تذبذب کے بالکل دور قابل یقین ثابت ہیں۔

Statements given by Mr. Ab. Gani Mir Age 90 Years Nisar Ahmad Lone Gher Pari Lal Koul G.A. Lone have been Cassite Recorded.

ہمسایہ زیارت ریشیؒ کے ماقبل الذکر کے مزید سنئے محترم میر
صاحب طالب دائمی پیر اسد اللہ متوفی ۱۹۷۱ء ساکنہ کانلی گنڈ کے زبان سے
(۸) سال کی عمر میں راقم اپنی نانی مادر سبحان میر والدہ غنی میر جو ایک ٹانگ
سے کمزور لنگڑی چلتی تھی اس کے دوش سہارے کے لئے ہمیشہ اس کے
ساتھ خادم مقبرہ زیارت کے اندر دیا جلائے جاتے تھے مٹی کا دیا (روئی اور
تیل سے) ایک دفعہ شام ہوئے بعد اندھیرے پن میں کوئی جانور درندہ

خوفناک یہاں صحن میں ٹھہرے پایا، راقم نانی کو پکڑے ہی رہا۔ لیکن لوطہ دیدی نانی بے گماں، بے خوف، محو ندامت نماز میں رہی۔ وہ اپنی عادت کے مطابق ہمیشہ بعد نماز عشاء واپس گھر آیا کرتی۔ تو ہمارے واپس جانے سے قبل چند لمحات یہ درندہ غائب ہوا۔ اور جونہی ہم گھر کے صحن میں واپس پہنچے تو بھیڑوں کو آنگن کے احاطہ میں بھگاؤ بھاگنے کی خوف میں سہمے ہوکر دیکھا۔ آخر دیا لایا اور دیکھا کہ اس درندہ نے ہمارے بھیڑوں میں ایک مادہ بھیڑ کو آگے بل پکڑے اپنا منہ اس کے حلقہ سے دبائے خون چوستے پایا۔ لوطہ دیدی نے بے خوف اس پر ڈنڈا مارا تو وہ مُردہ بھیڑ کو چھوڑتے گھورتے ہوئے بھاگا۔ میں نے نانی سے پوچھا یہ کون بلا تھی بولی بیٹا یہی زیارت کے صحن میں شیر تھا، جو تم نے دیکھا اور جو لگ بھگ ہر ویروار اور سوموار رات کے کسی نہ کسی پہر ساعت میں یہاں حاضری دیا کرتا۔ اس کے آنے کی تصدیق یہاں کی سحر خیز خاتون عزیز دیدی ''چوپان'' بھی کرتی رہی۔

جناب پیر اسد اللہ صاحب ساکنہ سیر کانلی گنڈ جو اکثر یہاں اس خام تعمیر شدہ مسجد زیارت میں محو عبادات رہا کرتے، بقول غنی میر اس زیارت پر دیا جلانے کا کام ماضی سے تا بہم شدہ بجلی کے ہمارے گھر کی بزرگ خاتون ہی ادا کرتی آئی ہیں۔ میرے یادداشت کے مطابق لوطہ دیدی پھر ہماری ماں موختہ دیدی اس کے بعد بزرگ عمر بیوہ رحمت دیدی۔

آخر کبھی عبہ میر کی عورت بنام عرف شالچی یہ کام ادا کرتی رہیں۔

مذکورہ پیر صاحب کی حاضری میں اس کے طالب درویش قدوس پڈر نے اُس روز رحمت دیدی کو کسی شرعی بناء ڈانٹ پلائی اور بہت مایوس ہوئی۔ پیر صاحب کھڑکی سے دیکھتے سُنے اور قدوس پڈر سے ایسے تیز مزاجی پر ناراض ہو کے بولا قدوس آج شب کو معلوم پڑے گا۔ کہ تم نے کیا کیا۔

اسی شب محترم قدوس پڈر نے یہ جواب مشاہدہ کیا کہ یہاں بدرالدین ریشی کے دربار عالیہ میں لوگ اسے درخواست ہا پیش کرتے رہے۔ پڈر صاحب نے بھی جناب بدرالدین کو دینے کی آرزو کی۔ لیکن وہ نہیں پکڑے پھر عجز واصرار کے بعد بھی نہیں آخر نادم ہو کر پیش کیا تو بولے رحمت دیدی کے ہاتھ دے دو۔ لیکن پھر عجز وانکساری کی تو بولے جب رحمت دیدی ہاں بولے گی تو ہو سکتا، ایسے حال میں وہ بیدار ہوا، کفِ افسوس ملنے لگا۔ سارا ماجرا راقم غنی میر کے سامنے بیان کر دیا۔ اب تو محترم قدوس پڈر رحمت دیدی کو سخت احترام کرتے رہا۔ یہ جناب ریشی کا حیاتی کرشمہ ہے اور یہ اپنے خادم پر مہربانی کی ایک جھلک دکھائی۔

از روئے شریعت عورت سامان خانہ داری اور پابند پردہ۔ لیکن زمانہ قدیم میں تعلیم کا فقدان تھا۔ جس طرح اس دور میں تعلیم کے ساتھ عمل کا فقدان وہ شرعی باریکیوں سے بے خبر مگر شرم وحیا کی پیکر، وہ مزاج اور

کردار میں خوفِ خدا، برادری، ہمدردی اور لغویات سے بے خبر تھیں۔ آج نام نہاد شریعت کے دعویدار توحید سے آشکار لوگوں کی عورتیں ہر دفتر کی رونق بنی ہیں۔ رات کے وقت غیر مردوں کے ساتھ ہسپتالوں میں ناگزیر، بینکوں میں غرض ہر محکمہ میں رواں دواں بلکہ ٹی وی اور دیگر تمام عیش پرستی کے درودیوار بنی ہیں۔ بلند بانگ توحید کے مسلمانوں کو اپنے گریبان سے سونگھنا چاہئے۔ آیا کہ ان ہی گھرانوں سے بھی ہماری غیر شادی شدہ بیٹیاں ایسی ملازمت کے لئے سر توڑ کوشش تو نہیں کیئے ہوئے ہیں۔ اور جاری ہے۔ نام نہاد معتقدان مستورات ریاض قبور پر جانے کے لئے غیر شرعی فتویٰ بھی صادر کرتے ہیں۔ جبکہ یہاں پر جانا اجازت در پردہ حکم ہے۔ لیکن چارسُونئی نسل کی اکثر بچیاں آئینی لباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہیں، وہ کس ملت کی بیٹیاں ہیں۔

غرض تو یہی ہے کہ ہم سب مادیات کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لینے میں پہلوان ہیں۔ طعنیں دیں تو کس کو، فتویٰ ملیں گے تو کن کو، خدا ہم سبھوں کو دین کی اطاعت کے لئے سوچ عطا کرے۔

کرامات جناب ریشی کا ایک اور ناقابل یقین کرشمہ بیان ہے۔ اور یہ مرحوم فتاح وگے اپنے وارثوں کو بیان کر چکا ہے اور اس کی بڑی بیٹی سے سُنئے : مرحوم فتاح وگے اکثر رات کو اسی میدان بوٹہ آڈ موجودہ عیدگاہ

حنفی میں اپنی گائیوں کی رکھوالی کے لئے ان کے نزدیک سویا کرتا۔ تو رات کے آخری حصہ میں جناب ریشی کو گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے اس میدان سے گزر کر شمال کی طرف جایا کرتا دیکھا۔ راقم فتاح وگے اسے سبز لباس اور لال رنگ کا دستار اور ساتھ میں گھوڑے پر رکھے سوٹی دیکھتا آواز رونیہ سے راقم بیدار ہوتا اور چپکے چادر سے یہ عجب سماں نظارہ کرتا تھا۔ ایک گھنٹہ بعد واپس پھر آتے دیکھتا تھا۔ پہلے پہل ڈر اور حیرانی ہوئی۔ لیکن اسے بار بار دیکھتے دیدار کی خوشی محسوس کرتا۔ لیکن کبھی گھر سے باہر یہ عجب اور ناقابل یقین حالت کسی کو نہیں سُنائی۔

معزز بندگان خدا یہ ناقابل یقین کرشمۂ عجب کے متعلق عقل تسلیم تو نہیں کرتی۔ لیکن نہ معلوم یہ راز دار خدائے کریم اس کے کس دنیا میں نعمت پیش کرتا تھا۔

۱۹۵۰ئ۵۱ اپنے دور سے آگاہ ہو۔ جس طرح بہ زبان حال جناب الحاج غلام نبی بیگ فرماتے ہیں کہ اسلام آباد (اننت ناگ) کے کٹوال محلے کا ایک شکاری جس کا نام رحم کٹوال تھا اس صحن کے ڈیوڑھی سے باہر ہی اس صحن ریشی میں بندوق سمیت داخل ہوتا۔ یہاں کے قدیم موجود سیاہ بید (برہنوں) پُر کثرت سے بھاری برگیگ اور آسمانی بطخ بیٹھا کرتے۔ رات بھر ان کا شور و شر محلّہ میں سنا جاتا۔ اور دن بھر اُڑتے۔ شکاری کا دل ان

کے شکار کرنے کو للچاتا تھا۔ اور اپنے بندوق بازوں میں پکڑ کر اوپر پھیلا کے گولی مار دیتا۔

لیکن کیا پایا، کہ اس کے بازوں اُس حالت سے نیچے نہیں اُترے سخت کوشش کی لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ لاچار چیخا چلایا، لوگ جمع ہو گئے۔ لیکن کون کیا کرے۔ آخر مقامی پیر صاحبان نے بزرگان کو بُلایا۔ اور تب مِن جملہ عفو و تقصیرات میں بدرجہ اتم ندامت کی گئی۔ آخر سخت پچھتاوے اور توبہ کے بعد اس کے بازو واپس مُڑے۔ اس واقعہ کے متعلق بزرگوں سے معلوم کیجئے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اس وقت کا ماسٹر اور حاکم علاقہ محترم محمد اکبر بیگ بھی شکار کا شوقین رہا تھا جو کبھی یہاں نہ آ پھٹکا۔

لگ بھگ یہ سال قبل کا واقعہ ہے۔ اس وقت کے سنجیدہ جانکار بزرگوں کو آج تک یاد ہے۔ خصوصاً مرحوم عبدالرحمان میران حالات سے باخبر تھا۔ تب اس کے آج کے اولاد بھی اس پورے واقعہ کا واقف جو تحریراً لکھ دے چکے ہے۔ بحوالہ تواریخ فوق از محترم غلام حسن ریشی سے ہے۔

۳۲ رسال قبل یہاں کا باشندہ بنام لسی وانی جو تیل سے آٹے کی پراٹھے وغیرہ بنوا کے بیچ کر اپنا گزارہ چلاتا تھا۔ اس کی دُکان برابر وہیں آج جس پر مرحوم غنی ریشی کی دو منزلہ پختہ دُکان کھڑی ہے۔ جس کے نیچے دوائیوں کی دوکان اور اوپر بجلی کے دفاتر اور ویٹرنری کے ملازمین علاوہ ازیں آگے سڑک

مشرق کی طرف زیادہ حصہ بازار اُسی کی ملکیت تھی۔ اور کچھ ملکیت بنام سلام فقیر کی تھی۔ ان میں کچھ ملکیت دوکان مرحوم کسان لیڈر اسد اللہ ریشی نے خرید لی تھی۔

مرحوم لسی وانی کی دوکان پر اکثر بھنگ نوشی ہوا کرتی۔ ان کی اکثر مجلسیں یہیں سجائی جاتی تھیں۔ ان میں جانا پہچانا سلام چرسی ساکنہ اچھہ بل کا جو ہڈیوں کا ڈھانچہ سمیٹا تھا اکثر اپنے خاص مریدوں کے پیٹھ چڑھ کر اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا۔ اور لرزانے والے بھنگ کی آگ اُٹھا کر پیا کرتا۔ یہاں اس مجلس میں یہاں کا ایک بڑا نامی زمیندار عبداللہ راتھر دنیا چھوڑ کر ان کے ساتھ جا ملا تھا۔ اب انہیں دیر زمانہ کے عبہ صیب کہلاتے ہیں۔ بھنہ دیالہ گام رمضان بٹ خانہ داماد نمبردار حسن شیخ پیٹھ دیالہ گام جو بعد کچھ عرصہ واپس گیا تھا۔ اپنے ساتھیوں ابراہیم آہنگر اور لسی وانی عرشہ بدھ ریشی کے شب موسیقی پر تلے۔ لیکن رات گزرنے بعد صبح جو بھی ان کے دائرے میں اٹھے۔ لنگڑے (ایک ٹانگ چھوٹی) بن کے اٹھے اور عمر بھر ان چار اصحاب کو انہیں اپنے کئے پر عبرت ناک سزا ملی۔ لسی وانی کے ساتھی لنگڑے پن اونچ نیچ سے رہے۔ یہ حالت ناگفتہ بہہ دیکھ کر یہاں کسی نے بھی غیر شرعی محفلیں لذات پسندی کی جُرأت نہ کی۔ یہ کراماتِ شیخ کی عیاں اور زندہ ثبوت آج تک یہاں کے بھولے یادداشت تک ہی محدود تھی۔ اب اس کی تواریخی

شکل دی جا رہی ہے۔ محترم غلام حسن ریشی ان حالات کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک پنجابی درویش جو اس گاؤں میں آیا کرتا تھا، مختلف گھرانوں میں اور خصوصاً بیگ اور ریشی گھروں میں رہا کرتا۔ اس کا نام سائیں علی اور سائیں صیب سے پکارا جاتا تھا۔ مصنف نے بھی اس کے ساتھ بہت لمحات گزارے ہیں۔ زمین پر کے ہر قسم کے گھاس کی افادیت سے واقف تھا اور ماہر علاج بھی۔ خود زیادہ تر دودھ کا عادی تھا۔ کشمیری زبان کم سمجھتا تھا۔ جسم، قد تازہ دم تھا ساتھ میں سوٹی لئے ہوتا تھا۔ جناب غلام حسن ریشی کے مطابق وہ مرحوم اسد اللہ ریشی کے گھر آیا۔ اور کہہ دیا کہ آپ لسہ وانی کی جائیداد خرید لو۔ اسے باطن طور جلاً وطن کر دیا گیا۔ اس طرح بظاہر حالات بدلتے اسکی زمین اسد اللہ ریشیؒ نے خرید لی۔ اسی طرح دوسرا آدمی بنام سلام فقیر تھا۔ محترم سائیں رحمت علی بؒ نے اس کے متعلق پہلے سے کہدیا۔ اور اس کی جائیداد اسد اللہ شیخ نمبر داری خانہ اور غلام احمد شیخ نے خرید لی۔ اسی طرح عبہ صیب کو بھی میری حاضری میں جب وہ اپنے محلّہ میں جاکر برجوع ریشیؒ ہو گیا عجز سے کہدیا کہ یہاں میرا حصہ ہے۔ میرا گھر ہے یہاں ہی میرا آخری مقبرہ نصیب ہو۔ لیکن چند عرصہ بعد خود ہی بولا کہ جواب از ریشی ملا کہ تم اپنی ماں کے پاس گاؤں میں چل اور وہیں آپ کو پناہ لحد ملے گی۔

آخراُوہ حکم باطن کے مطابق ماں کے گھر موضع شیلی پورہ گیا۔یہیں آخری سانس چھوڑی، پھران کامقبرہ یہاں ہی سجایا گیا۔اس طرح ان تمام اصحاب کوجلائے وطن کیا گیا۔جنہوں نے صحنِ زیارت میں رات بھرتاراور چرس کامزہ لیا تھا۔اوریہی ان کا بڑاقصور بردوش آن پڑا،کہ اس گاؤں میں جناب ریشی کے ہوتے ہوئے کوئی غیرشرعی محفل نہیں سجوادی جائے۔زمانہ کے جدیدیت پسنداورتوحید سے نام نہاد گلے لگانے والو،ذراتوجہ کیجئے کہ خدائے قدوس کس طرح اپنے اولیاء کی حرمت،تقدس کی رکھوالی کرتا ہے۔ بلکہ شریعت کی پاسداری میں جناب ریشی کس حدتک پہرہ داری فرماتے ہیں۔اس دور کے مکینوں اپنے ہمسایہ اَن پڑھ گلے پھاڑباتیں کرنے والے گورکن اوردرخت کٹاؤسیدھے سادھے بھلے آدمی بنام اسدشیخ ولدخالق شیخ سے ابھی پوچھ کرآئے وہ کیا بتلاتے ہیں۔Typed کہ سال ۱۹۹۶ء میں ایک رات گھر میں سویا ہوا تھا خواب دیکھا کہ ایک مرد بزرگ درمیانی قد باریش سبزلباس پہنے اندر کمرے میں داخل ہوا،اورفرمانے لگے :

دیکھومیرے دفتراورعرش دفتر کے بیچ درختوں کی شاخیں چھاؤں پردہ بنتی ہیں انہیں کٹائے۔ان کی شاخیں حامل ہوئی ہیں۔ان جان حالت میں پوچھا آپ کون ہیں۔تووہ فرمائے کہ میں بابابدرالدین ریشی ہوں۔ یہ حالت پلٹی اوربیدارہوکرخوشی کی حدنہ رہی۔صبح کی روشنی کاانتظاررہا

تو علے الصباح اٹھا اور اس کے نشانہی والے درختان اخروٹ اور برین کاٹ دئے۔ چند لوگ آ کر ڈرانے لگے کہ مت کاٹو مگر میں اندر سے مطمئن اور خوش تھا۔ یہاں تک فردِ واحد نے یہ درختان اوپر پھر نیچے سے کاٹ دئے۔ یہ لکڑی پھر قصائی محمد حسن شیخ کو ۸۰۰ روپے میں بھیج دی گئی۔ آپ ان کرامات سے آگاہ ہو کر برکات و عظمت خداوندی سے درس لیں کہ کبھی نہ کہا جاوے شہید مرتے ہیں۔ یہ ۷۰۰ برس بعد کا واقعہ آپ کے سامنے گواہ ہے۔

اس حیاتی مجسمہ روحی نورِ ازل کی جھلک اپنے معتقداں کے ساتھ رفاقت کا ایک اور کراماتی حال سے سبق لیجیئے۔ کہ اس گاؤں کے ایک نو عمر ۲۱ سالہ کو ۱۹۹۰ء میں بحیثیت کھیل ماسٹر نوکری کا حکم ملا۔ لیکن اسے کپواڑہ جا کر موضع ہری میں جوئن کرنا تھا۔ مزاحمتی تحریک زوروں پر تھی وادی میں درختوں سے زیادہ فوج بچھی تھی۔ کوئی بھی فرد گھر سے کئی کوس تک دور جانے کی ہمت و ہلاکت نہیں چاہتا اس کے لئے ایسے حالات میں کپواڑہ تک جانا عجوبے سے کم نہ تھا۔ مذکورہ نوجوان اپنا نام مشتہر کرنا موزون نہیں سمجھتا۔ کے مطابق نوکری حاصل کرنے کے بغیر اور کوئی چارہ بچ نہیں پاتا آخر خدا کے بھروسہ صفت خیر الحافظین کا سہارا ہی آخری آلہ روزگار تھا۔ اپنے آپ کے عقائد کے حکم کے مطابق گھر سے پہلے نکل کر جناب بدرالدین ریشی کے دہلیز پر رویا۔ کچھ نذرانہ بھی دیا اور چل پڑا اسلام آباد سے سرینگر کے بس میں ٹکٹ پکڑی اپنے سیٹ کے دوسرے طرف ایک جوان پایا۔ خوش

قسمتی سے ہم سفر اور ہم کار نکلا وہ نزدیک گاؤں کا رہنے والا یعنی (مونگہ حال کا) اُسے بھی یہی آرڈر اور وہی موضع ہری جانا تھا حوصلہ بڑھی ہمت مرداں مدد خدا۔ کے بل بوتے پر کپواڑہ موضع ہری پہنچے۔ یہاں بھی ایک ہمدرد نے ہمیں انجان پا کر ڈھیرہ پر لیا۔ اور وہیں ٹھہرے اچانک شام سے پہلے باہر صحن سے آواز آئی ارے یہاں اسلام آباد کے دو مہمان آئے ہیں۔ انہیں میرے پاس اور ساتھ آنے کو کہہ دیں۔ ہماری حیرانی وخوف کی کوئی انتہا نہ رہی کہ یہ کون سا شخص جسے ہمارے آنے کی آناً فاناً خبر ہوئی۔ پھر کیونکر دعوت طعام۔

ڈھیرہ والے نے یہ مذکورہ شخص دیکھا۔ بولا یہ دوستِ خدا غفور صیب ہے اس کا حکم نہیں ٹالنا پڑتا ہے۔ بہر حال اس کے ساتھ دال بتہ لنگر پر آ کر ٹھہرے۔ رات بھر اس کے ساتھ خدمت میں رہے۔ نصف رات تک ہم جستجوئے دل میں سیر کئے آرزو میں تھے کہ پوچھیں بابا آپ ہمیں کیسے جان گئے اور کیونکر۔ آخر ہم نے جرأت کی اور عرض کی آپ ہمیں کس صورت میں مہمان بنوائے وہ فرمایا بیٹو تمہیں معلوم ہو اور مطمئن رہیں کہ آج دو روز قبل مجھے خواب میں آپ کے زیارت کے جناب بدرالدین ریشی اور اسلام آباد کے جناب ہردی ریشی میرے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمائے کہ اسلام آباد سے ہمارے دو مہمان یہاں آئیں گے۔ انہیں اپنی نگہداشتی میں رکھنا اور اپنا کام نبھانے تک۔ یہ سُن کر ہمارے پاؤں تلے

زمین نکلی کہ سبحان اللہ ہمارے لئے اور ہی اولیاء اللہ سبحان اللہ یہ کیسی شفقت اور کرامت۔ ہمارے دلوں میں خوشی اور عجائب کے رگوں کا جذبہ احسان جم گیا۔ اس طرح عظمت ریشی کا پتہ ملا بہ واپسی دونوں ساتھی اپنے درون حال سے تعارف کئے اور وہ مونگہ ہال کا جوان بھی بہ ارشاد پدر حاضر ہوا تھا۔ ڈھائی سو روپے نذرانہ چھوڑے تھے۔ آغازِ سفر تھراتے حالت میں کیا کہ تم دیالہ گام کے سفر بس میں مل پائے۔

زمانہ کے بے فرصت مادیت سے سیر نہ ہونے والو دیکھئے مہر اولیاء کس چیز کا نام ہے۔ اور کوئی بھی ولی اپنے بواسطہ اور پرائے پر کتنی بے نظیر ہمدردی اور رکھوالی کی فکر رکھتا ہے۔ جہاں دنیا کے اور کسی طاقت کی رسائی نہیں ہوتی۔ (باذن اللہ)

از معتقد بدرالدین ریشی

نثار احمد لون ولد حاجی حبیب اللہ لون دیالہ گام

غوثیہ کالونی

محترم غلام حسن ریشی سے حاصل کردہ حلیفہ تحریر کے مطابق ۵۹-۱۹۵۸ء میں یہاں دیالہ گام میں ایک پیر بزرگ سید مامہ صیب کرالہ واری سرینگر سے تشریف لائے۔ جنہوں نے مرحوم محمد اکبر بیگ، محمد احسن شیخ نمبردار، پیر عمہ کالو اور محمد اکبر ریشی کے گھرانوں کی باری باری دعوت طعام قبول کی۔ ایک رات راقم غلام حسن ریشی ولد محمد چاکبر ریشی کو پیر صاحب نے زیارت بدرالدین ریشی پر ساتھ لیا۔ یہاں بہت دیر رات ٹھہرے۔ میں سے معلوم کیا کیا ہوا چاہتا سوائے کھلبلی نیند کے۔ آخر واپس آئے۔ محترم پیر صاحب سے استفسار حالت حاضری کردی کہ آپ کیا کچھ مشاہدہ کر پائے، ذرا آگاہ کیجیے۔ وہ فرمائے۔

کہ یہاں وادی کشمیر کے کئی زیارتوں پر روحانی مجالس زیر صدارت سلطان العارفینؒ ہوا کرتی ہیں۔ لیکن یہ صحن دربار زیارت شدھ اور صاف ہونے کی وجہ خاصتاً منتخب ہے۔ اس لئے یہیں دربار باطن کا انعقاد اکثر ہوتا ہے۔ ان کے فرمانے کے مطابق یہ گاؤں بہت اونچے مرتبہ کے معروف ہوگا۔ اور وہ تب ہی جب اس شیخ کامل کے یہاں کی بستی اسے محبت و اعتقاد میں جڑے رہے گی۔ اس کے لکھنے کے مطابق اُس وقت منتظمین و محبّ زیارت یہ لوگ تھے۔ پیر شمس الدینؒ، ماسٹر غلام احمد وانی، حاجی عبدالعزیز لون، غلام احمد شیخ، غنی میر، محی الدین وانی اور محمد شعبان

وگے مندرجہ بالا افراد میں آج ۳۰ رمئی ۲۰۰۴ء صرف غنی میر اور مسٹر محی الدین بدنیا قیدِ حیات ہیں۔ (غنی میر بھی فوت ہوئے)

یہ پیر صاحب مذکورہ کے ہدایات اور پیشن گوئی اور ہمارے مستقبل سنوارنے کی ایک دائمی حکم بھی ہے اور آزمائش بھی۔ ایک بیوہ موچن موضع پیٹھ بوگ کے مطابق اسے کہیں بھی کوئی بیٹے کی نوکری کے لئے نہیں مان لیتا۔ سخت تنگ و پریشان ہوئی آخر جناب بدرالدین کے صحن میں دل پھاڑ عجز کی تو توبہ قبول ہوئی۔ خواب میں جناب ریشی آئے، فرمائے کہ فلاں حاکم کے ہاتھ حکم نوکری اس کے بیٹے دے گئی ۲۰۰۳ء الحمدللہ یہ کرشمات الٰہی بذریعہ ولی کامل سے آگاہ ہوئے اور مسلمہ حقیقت ہے لاشریک مالک کُل اپنی قدرت کے تحائف بشر سے بشروں تک پہنچادینے میں اور کوئی ذریعہ خود کیسے اختیار کرسکتا ہے۔ اس لئے ان آستانوں کی تعظیم اور ظاہری حفاظت تمام اپنے گھروں سے کرنا۔ اپنے گھروں کو آباد کرنے سے زیادہ بہتر اور ثواب سمجھا جائے رب ہمارے اِن کے وسیلہ رہبری ہمارے دونوں خانہ آباد کرے۔ آمین

چند گزارشات

یہاں کے نوجوان ہر ادارے کے سربراہ کو عارضی سُپر دکار سمجھ کر انہیں اس تواریخ کو شانِ ماضی سمجھا کر کسی اَنا کو سدِ راہ نہ بننے دیں۔ اس لئے مقامی ہر درسگاہ میں یہ تواریخی سند کتابیں محفوظ لائبریری بنائیں۔ آپ سب جانتے ہوں کہ اس دستاویز کو پرسال مارچ ۲۰۰۴ء میں اوقاف وقت نے تقسیم اصلاح اجراء کیا تھا۔ تب سے یہ تواریخ کئی ایک اصحاب دیہہ کو برائے مطالعہ اور مزید اطلاعاتی بہم رسائی کے لئے دیا جاتا رہا۔ جن میں کئی شخصیات کے خیالات اس میں آپ مطالعہ کئے ہوئے ہوں۔ چونکہ اس تواریخ سازی کا پورا کام فنافی الشیخ محترم وگے صاحب (رجیدہ) کے کندھوں پر تب ڈال دیا گیا تھا جبکہ اس تعمیرِ نو سنگ بنیادان کے پیٹھ کے پوری اجتماعی ہاتھوں تھامے ڈال دی گئی۔ لیکن رضائے خدا کہ بے بسی اور بندگی میں یہی پتھر اس کے لئے ایک سنگ قبر کی تعمیر آنکلی۔ جب اس کی لختِ جگر گل نوازہ اول مئی ۲۰۰۴ء صبح شہادت پا گئی۔ اور جو بہ کشف بدھ ریشی کی سر بالین نشاندہی ہوگئی تھی۔ لیکن حالات کربلائی کے بناء وہ کج موج (براڈ موج) کے دامن جسد امانت نصیب رہی۔ خدائے قادر کل شئے اس کی شہادت قبول فرمائے۔ آمین۔

اوقاف سال ۲۰۰۳، ۲۰۰۴ء جنہوں نے اس تعمیر کی تجدید میں اپنی
لانہایت عشق اور آرزوں سے آغاز کر کے اسے نصف سے زیادہ عمارت کی
تشکیل دے کر نئے منتخبہ اوقاف زیرِ صدارت غلام رسول وانی بٹہ پورہ کے
ہاتھ تکمیل کے لئے سپرد کی۔ خدائے عزوجل ہمیں راہ ہدیٰ نصیب
کر دے۔ اور محبّ اولیاء کے فیوضات سے بہر مند کرے وہ لوگ جنہوں
نے اس تعمیری کام میں حلال کمائی سے معاونت کی اور کرتے رہیں گے۔
بلکہ اس بستی کے ہر فرد کو توفیق دست تعاون حاصل کرنے کی ہمت
بخشدے۔ خدا چاہے کہ ملت اسلامیہ ایک مُٹھی بن پائے۔ اور اس کے طفیل
یہاں کی بستی ہر اختلاف سے ہٹ کر اتحاد و اتفاق کی جام حیات پی لے۔
تا کہ نونسل عظمت اسلام کا درسِ رحمۃ للعلمین مشاہدہ کر لیں۔ صدر اوقاف
معہ ممبراں سال ۲۰۰۳، ۲۰۰۴ اور ۲۰۰۵۔ محمد افضل شیخ و غلام رسول وانی
آپ سے دست تعاون کے طلب گاز اور دعائے خیر کے امیدوار صدر
اوقاف غلام رسول وانی ساکنہ بٹہ پورہ معہ ممبران اس سند کی تصدیق کئے
اجراء کرتے ہیں۔

ضروری اقدامات

تقدس ملک صفات ولی کامل حُرمت عظمت نورِ الٰہی تسلیم کرتے ہوئے اس تعمیر جدید عمارت آستان کا احاطہ مقرر کرتے ہوئے۔ اس کے گرد نو مضبوط آہنی تار پنجرے سے محفوظ کیا جائے۔ غیر شرعی محفلیں، مرد و زن کی پہلوزنی ہر روز عرشہ نہ ہونے دیا جائے۔ مذکیہ نفس کو ملحوظِ خاطر رکھے ہوئے گوشت خوری سے پرہیز کرنے کے بعد ہی احاطہ زیارت میں داخل ہونے کی اجازت اعلانیہ ہو۔

اس زیارت کے نام آمدن زیر تحویل اوقاف کا یہ فرض بنتا ہے۔ کہ اس کے بعد اخراجات کے رقوم سے ایک قرآنی درسگاہ قائم کیا جائے۔ جو واقعی طور زیر سرپرست بدرالدین ریشی ثابت ہو جاوے۔ جس درسگاہ میں تواریخ اولیاء اللہ متعارف ہو۔ جہاں درجہ بہ درجہ قرآن کے پارے پڑھائے جائیں۔ سائنسی تعلیم ے ساتھ مذہبی تعلیم میسر ہو۔ ورنہ تعلیم برائے معاش حاصل کرنے کی تگ ودَو میں یہاں قوم مسلمان بلکہ پوری نسل آئیندہ اقتصادی ترقی اور امن کے کارناموں میں کل انعام بل ہم اضل کی سرحد پار کر کے ماضی فراموش کر کے زمین پر کی بستی کو ہی مقصد زندگی بنا دیں گے۔ باریک بینی سے دیکھا جائے موجودہ دور کی ہی ساری منزلیں

اُسی لذات پرستی کی طرف اور اس کے حصول کے لئے دن رات ایک کر کے بھی تسلی نہیں پاتے ہیں۔غرض یہ کہ مقدس شخصیتوں کی احترام جائے مساکن جہاں جدیدیت کے پیمانہ پر سجوائی جارہی ہیں۔ایسا نہ ہو کہ قوم مسلم ان سے ترویج اسلام اور تقویٰ کی رہبری میں دور بھاگیں توحید کے نام پر شِرک کا فتویٰ تسلیم کراتے ہوئے مسلمانوں کو ان سے اس طرح متنفر نہ کرائیں کہ انہیں اپنے آباء واجداد قوم غیر مسلم کے سوا اور کوئی گود نہ لیں۔ جو اُن کے لئے صنم پرستی کی فتح مبارک نصیب ہوجائے۔شاید آپ تواریخ سے سبق پالیں۔

یہ کتاب اس گاؤں کے لئے ایک سٹیٹ سبجیکٹ ہے۔جو ہر فرد کے لئے ایک باطنی شناختی کارڈ سے زیادہ اہمیت کا تحفہ ہے۔اس لئے باشعور عوام سے توقع ہے کہ وہ اس نادر کتاب کو یہاں مقامی درسگاہوں کے لائبریریوں کا حصہ بنائیں۔ بلکہ اسے اور چھپوا کر انعامی درجہ کے لئے مخصوص ومنتخب کریں۔محکمہ محافظ خانہ میں پھر ہر ذرائع ابلاغ کے اداروں تک پہنچائیں۔شکریہ

رجوع بسوئے بدرالدین

(درود مشہور) درود شریف ۱۰۰ ربار

لا الہٰ الا اللہ ایک ہزار بار

السلام علیکَ یاولی اللہ

السلام علیکَ یاغوث اللہ

السلام علیکَ یانور اللہ

درود مشہور ۱۰۰ ر بار

منقبت ریشی   از پیر معراج الدین دیالہ گام

پسرِ مرحوم پیر سکندر شاہ

قابلِ توجہ امر

اس تواریخ کو جہاں ممکناً صرف اس ریاست کے چھوٹے قطعہ ارض جہاں بدھ جوگی کے کلمہ طیب سے آراستہ بعد ہی یہ پانژ پور۔ پنج گام بزبان حقیقت ''دے گوم آلو'' سے بگڑ کر دیالہ گام وجود علاقہ ظہور زیر سایہ ولی بدر الدین ہوا۔ کی مقامی تواریخ کشمیر نہ سمجھا جائے۔ بلکہ یہاں کے ترویج اسلام میں شیخ نورالدین کی عظمت روحانیت کی بڑی کتاب سمجھی جائے اور اس ریاست کے نام نامعلوم تواریخ اولیاء اللہ میں نئے باب کا ایجاد تسلیم ہو۔ آپ اس کتاب میں وضاحت سے ہر بستی کے متعلق آگاہ ہوں۔ جناب بدھ ریشی کی روحانی عظمت کے بدولت باذن اللہ سہارا پاکر آج تک کی یہ بستی ممنوں رب ہے۔ اور اعتراف و مرشد تسلیم سے ٹلنے کی کوئی گنجائش ہو نہیں سکتی۔ یہی بڑی وجہ ہے کہ ہم ایسے تواریخی بستی کے مکین و مسکن اس ولی کامل کے جائے پناہ کو بعد از رتبہ مساجد رونق آمیز تعمیر جدید کی تحریک میں تنکہ بھر ادائی حق ریشی کر نہیں سکتے۔ تو بھی بناء حلال آمدن اور شوق تمنا کے تئیں یہ تعمیر ہلکی عقلمندی کی علامت ہے۔ جہاں آنے والی نسل کے لئے باسند تواریخ سے خدمت دین اور عشق روحانیت کا عاجزانہ تحفہ ہے۔

امید ہے کہ کلمہ کو ایسے اسلامی ورثہ (ملکیت) کو لازوال بینائی سمجھنے کی توفیق حاصل کریں۔ مصنف اس تواریخ زمانہ درحق قبولیت شہادت دختر لخت جگر گل نوازہ کے نام پیش عوام اجراء کرتے ہوئے اپیل و جستجو دعائے خیر اور ثواب ارواحاں کے آرزو وطلب دار ہے۔ اوقاف ہٰذا زیر صدارت غلام رسول وانی پورے علاقہ کے لئے لوازمات خدمتِ خلق میں جس قدر اتفاق سے یکجا ہونے میں بھرپور کوشاں ہیں۔ عوام الناس اس کے جہد میں ہراول رہیں۔ شکریہ

آپ تصانیف رجیدہ سے آگاہ ہوں۔ تقاضائے وقت کی رفتار سے طلب طباعت ہیں۔

سال ۱۹۸۱ سے فنافی الشیخ کے ۵/ گلدستے بعد طباعت اجرا شدہ ہیں۔ سال ۱۴/ جولائی ۲۰۰۵ء میں مجموعہ مناقب کا ایک حصہ بنام ندامتکی آلو اجرا کیا گیا ہے۔ ۱۶/ جولائی سال ۲۰۰۶ء میں کشمیری غزلیات بنام خون جگر چوم اور تواریخ دے گوم آلو اجرا ہورہا ہے۔ جس میں محترم مجروح رشید، شاد رمضان، ظریف احمد اور زاہد مختار شامل مجلس رہے۔ دگر تصانیف طلب طباعت

۱/ سوانح سلطان (۱۹۹۰-۱۹۰۷) ۲/ فقر کی بے رخی ۳/ ارشادات سُلطان صاحب ۴/ محبت علم اور زبان روح ۵/ شاعری توحید و تصوف ۶/ واردات معتقداں ۷/ آہِ مظلوم ۸/ آنسوؤں کے شعلے ۹/ تقاضائے تجدید احیائے دین

خدائے ذوالجلال اس دنیائے فانی میں توفیق سخاوت، عبادت اور ندامت سے بہرہ ور کرے۔ زندگی حق و باطل کی پہچان سے گزرے۔ اس خانہ شہید کے بطفیل گریجویشن پاس کردہ کو دائمی روزگار عطا کرے۔ گُل فاروقہ اور بشیر احمد کے حق میں دعاء فرماویں۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین

آپ کی خدمت مجھ سے نہ ہوئی عذر خواہ ہوں

اپنے بھی پرائے بنے عجب کیا ہے

طالب عفو کو مت بھلانا اے قوم

دُنیائے غفلت میں بخش دینا عجب کیا ہے

علی محمد میر

ابن

قدوس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترویج اسلام کے وسائل اولیاء وسیلہ حیات — سورس دین کے کشمیر پاسور سوائے شرک و بدعات
شیخ نورالدین کی ہے یہ لازوال سیف حیات — جہاد و اکبر کی جلالی یہ درخشندہ کرامات

تاریخ "باغ سلیمان" از میر سعید اللہ شاہ آبادی — تواریخ میر سعید اللہ سے نقل کرکے لائی ہے

اس نامعلوم مسکن ہندو تھا جسکا نام بدھ تھا ہر وقت
س کی دائمی آگ کی تپسیاء کرنے کی وجہ سر خم تھے
ی بستی یعنی موضع پانٹرگام - دیالگام سے الگ
بھی استعمال کرتا تھا چوراہے پر جاء عبادت بنا کے
کامل الاکمل شیخ عالم (بلند رتبہ کا مالک)
کی زبانی سنا کر موضع پانچہ گام میں ایک ہست
م الہام الٰہی پانچہ گام میں تشریف لائے - جب
ب کی تلقین فرمائی - اور دین باطل سے فوراً نکل دیا
یم کرنے کو فرمایا - اور اس جگہ تمام بتوں کو نکال
ن شاقہ اور عبادت کے بناء اسکا نام بدرالدینؒ
صرف کڑوے گھاس کے دانوں سے افطار کرتے رہا
۲۶۱ھ ۲۲ ماہ پوہ کو واصل بحق ہوئے حضرت سعید فرماتے ہیں
آفاق دھر ہو کر تیئس سال تک سوائے تلخ
اص و عام کی بہ رجوع حق تیا الٰہی انکے الفاس
سند فارسی مترجمہ در زبان اردو از ۔
ے تواریخ کشمیر جناب بدرالدینؒ نے برجستہ فرما
بارکے بدلے اس بستی کا نام دے گوم آلو
ت کا ست کا سالانہ عرس روز وصل اللہ بابا بدر
ماننے والوں کیلئے ترک لحم یعنی گوشت سے
حق شیخ العالمؒ بمطابق ... سال ... (ترجمہ)
سن کوشش جوان سالہ اوقاف کبھی ...
اگر دنیا سراسر فناء

ایک بت کی طرف سر جھکائے رہتا تھا - زمانہ کے ہنود
ایک درختِ سیاہ بید (برن) میں جاء پناہ نکال کر
سرگرم عبادات و تپسیا میں رہا کرتا - بحالِ زندگی کیلئے
عمل حبسِ نفس میں محو سرگرم ہوا تھا - الغرض ایک
ایک گاؤں "اچھ" (گاؤں کا نام) میں تشریف لائے -
برہمن محو ریاضت تپسیا میں ٹھہرا ہوا ہے شیخ عالم
ملاقاتِ برہمن کی تو پیرِ زمن (رہبرِ زمانہ) نے
اونچی گرجتی آواز میں لا الٰہ پکار کے الا اللہ محمد رسول اللہ
کر دور پھینکوا دیا - یہ جگہ عبادتِ لاشریک کیلئے بنا دی
فرما دیا - آخر دینِ متین قبول کرتے ہوئے تیئس سال
سخت محنت اور ریاضت سے تکمیلِ خودی کرتے ہوئے
عہدِ ریاضت میں اپنے برائیوں سے اجتناب کیا بدر لشی
گھاس کچھ کھایا - مسکن جاء عبادت مرقدِ نور
کے بطفیل گناہ ہمارے بخش دیں - فقط ۲۳
غلام محمد وگے رجیدہ پیر بابا تاریخ 17 - نومبر 2003ء
دیا تھا - "دے گوم آلو" یعنی رب سے پکار ہوئی
سے بگڑتے بگڑتے دیالگام پڑ گیا -
الدینؒ یعنی ۲۲ ماہ پوہ مقرر ہے ترک لذات کے بناء
اس ایک روز استعمال نہیں کرنا ہیں چونکہ اطاعتِ مرشد ضروری ہے
سال واصل بحق بابا بدرالدینؒ ۲۲ ماہ پوہ ۲۶۱ ... از سید اللہ
از تاریخ 13 نومبر 2003ء بمطابق ۱۷ ماہ رمضان ...
ہو جائے — چراغِ اولیا کبھی بجھ نہ پائے